

ایک مدت تو رہیں آباد اور مسئلے مسئلہ ہائے دین کے پوچھنا
 اور ایک روز بولا کہ حضرات ہم کہان تک مسائل پوچھ
 سکا دیکھ عالم دریا ہی مسائل کا کچھ حد شمار نہیں اور ہم لوگ
 دجلہ عربی فارسی کی کتابوں سے واقف نہیں الٹا میں بندے کی
 یہ نہ تھی کہ مسائل مسائل کی جھبیر کھینچے کہ بہرہایت ضرور
 ہیں اور ہر منہا نکوت کی احتیاج ہی اگر اردو زبان میں
 نہ ہو تو پھر پڑھیں تو بہایت فیض عام اور قریب فہم
 ہو ام ہو حضرت مولانا صاحب نے بہرہ من کے بسبب
 اپنی قلت فرصت کے اکثر اوقات دس وندرہیں اور
 بہرہایت مختصر وقت میں مشغول رہتے تھے اس حاکم کو ارشاد
 فرمایا کہ تو بہرہ مسائل فقہ کی مدد کرنا تو جسے نقل کر کے بطور
 ایک رسالے کے جمع کر دے تاکہ ایک فیض عام اور فائدہ عام
 ہو جائے پس سندے نے فرمان لازم الاذعان اس جناب کا
 سعادت دارین کی سمجھ کر کسی ایک مقبرہ کتابوں سے جو
 علم کے کہ منفق علیہ تھے سب لکھے اور جن مسائل میں احیاء
 کا تھا ان میں سے جس کا احیاء ذکر کرنا مناسب تھا اس کو

مجمع اختلاف ذکر کیا اور باقی نگاہ جو کلام کہ مقتضی ہے اور مختار و مختار
 اسکو بیان کیا اور سرے کو جمع و دیا تاکہ خاطر عوام بہت
 از ثنات سے پریشان نہ ہو * جن کتابوں سے یہ رد سال کہا گیا ہے
 وہ یہ ہیں * ہدایہ * شرح وقایہ * فہرست عالمگیری * فتاویٰ
 قاضی خان * محروقات * در مختار * فتح القدير * غنیۃ المصنفین
 شرح منیۃ المصلی * خزائن الروایات * خزائن المغنیین *
 جامع رموز * ترجمہ مشکات شریف شیخ عبدالحق دہلوی کا *
 اس رسالے کی بارہ فصلیں مقرر کیں * پہلی فصل جاں کندن
 سے بیان میں * دوسری فصل میت کے غسل میں * تیسری
 فصل کھانے میں * چوتھی فصل جنازے کی نماز میں * پانچویں
 فصل آنکے بیان میں کہ جنکو غسل دینا اور آنکے جنازے کی نماز
 پر عیاد و میت ہی یا نہیں * چھٹی فصل جنازے کی امامت
 میں * ساتویں فصل جنازہ اٹھانے اور اُسکے ساتھ چلنے میں *
 آٹھویں فصل دفن اور قبر کے بیان میں * نویں فصل شہداء
 کے احکام میں * دسویں فصل میثاق مقررہ میں * کبار و موہب
 فصل تعزیت میں * بارہویں فصل اہل بیت کے لیے

طعام بھیجئے اور میت کے لیے عقیقہ دیتے ہیں * پھر موائق
 سوال اُس غالب مذکور کے اس حالے کا نام بھیجئے کہ
 مسلمان کی رکھا گیا * اور حسن اقیان سے مار بچ بھری بھیجی
 اسکی بھی ہوئی * پہلی فصل جاں کنہ کے بیان میں * اگر کسی
 مسلمان کو جاں کنہ شروع ہو آنا موت کے اُسبہ ظاہر ہوں
 چنانچہ تیرھا ہو جانا ک کا اور سست ہو جانا بانو لکا کہ پھیان
 نسکب یا مہلی لگے اور جزیں کہ وقت جان گزند کے ظاہر
 ہوتی ہیں بس یہ آنا جب معلوم کرے جاوےں تو مستحب ہی
 حاضر و ناگو کہ منہ اُسکا قبلے کی طرف پھیر دیں * اور سنت ہی
 کہ مسد ہی کر دت پر لٹا دیں جس طور سے کہ زندگی میں
 سونا سنت ہی * اگر چت لٹا دیں اور بانو اُسکے
 قبلے کی طرف کر دیں اور صر کے نیچے ایک ہاک بیکہ رکھ کر
 زرا اوپر اُٹھا دیں تاکہ منہ اُسکا قبلے کی طرف ہو جاوے تو یہ
 بھی جائز ہی * اگر اسطور کے لٹانے میں مرنے والے پر کچھ
 تکلیف نہ پادہ ہوئے تو اُسکو اُسی وضع پر چھوڑ دیں جس وضع پر
 کہ وہ پر آہو * واجب ہی اُسکے اقربا پر اگر اقربا نہ ہوں تو

ہو جاوے * اگر کسی مسلمان سے کفر کا کلمہ بیان کرنی چن
 نام ہو عباد ایاہ نو اُسکے واسطے دعا مغفرت کی خواہی
 مانگیں اور اُسکی شہر نگہیں مسلمانوں کی سی کریں کہ اُس وقت
 کے کفر اسلام کا اعتبار نہیں * امرے والے کے پاس سوزہ
 یاسین اور حوزہ رعد پر ہوا مسیح ہی * جب کے وہ مرے
 نو اُسکی آنکھیں بند کرنا مسیح ہی * اور ایک پانی کپڑے
 کی اُسکی تھیدی کے نیچے سے ڈال کر اوپر سر کے باہر دیں تاکہ
 مہر اُسکا بھلا کر جائے اور دیکھی وغیرہ اس میں چاہے * اُسکی
 آنکھیں بند کرنے والا بند کرانے ہوئے پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ
 وَ مَوْلٰی اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم * اللّٰہُمَّ
 یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہُ وَ سَهِّلْ عَلَیْہِ مَا یَعْبُدُہُ وَ اَسْعِدْہُ بِالْفَاثِقِہِ وَ اجْعَلْ
 رَحْمَۃَ خُرُجِ الْیَہِ خَیْرًا مَّا خُرُجِ عَنْہُ * بعد اُسکے میت کے ہاتھ
 پانچ بیلا دیں کہ سیکر بنجا دیں * اور ایک تلوار یا کچھ قدرے نو
 اُسکے ہات پر رکھ دیں کہ پھول بنجاوے * اور حاضر کجاویں نزدیک
 اُسکے خوشبو یاں مثل عطر اور گلاب وغیرہ کے * جب تک
 کہ میت کو غسل نہ دیا ہو قرآن پڑھنا اُسکے پاس کر وہ ہی

* بعضے حکما کے نزدیک جائز نہیں ہی بیستہ ماہیت کے پاس
 حیض اور نفاس والی عورتوں کا اور اُس کسی کا کہ جنابت
 میں ہو * اور بعضے حکما کے نزدیک اس میں کچھ مسابقت نہیں *
 بیت کے اقربا اور ہمسائے اور اہل محلے کا خبر کرنا اُس کے
 موت سے مستحب ہی * میت کو چار ہائے بائیں بائیں پر رکھیں
 زمین پر نہ آں دیں چنانچہ رسم ہنود کی ہی طہیجے کا انرا زمین
 کا اُس کے بدن کو کچھ نفیر نکر دے * اور زمین پر نہ آں بنے
 میں ہتک اور امانت بھی مُردے کی ہی حال آکھ تعلیم اور
 نکریم اُس کی حدیث شریف میں آئی ہی * شنبلی کرنا میت
 کی خیمبر مکہ میں میں مستحب ہی * دوسری فصل میت کے
 غسل میں * میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہی * فرض کفایہ
 اُس کو کہتے ہیں کہ جو بھی لوگ ادا کریں تو سب چھوٹ
 جائیں اور جو کوئی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوئیں * جب
 میت کو غسل دینے کے لیے تخت پر نہ آں تو مستحب ہی کہ
 تین بار یا پانچ بار یا ساتھ بار پہلے اُس تخت کو صندل اور اگر
 سے باجوہ نہیں سے ہنسر ہو وہ ہونی دے پس تب میت کو اُس پر

وَالسَّابِقِ السَّابِقِ * اُوں کے بھی وہی ذہنی رکھیں اُوں پہانوں
 اُسکے قبلے کی طرف کر کے اسطوری سے کہ منہر بھی قبلے کی طرف سے
 ہو جائے لِبَالِیْنَا لِبَالِیْن * اگر جاہر میسر نہ ہو مکان تنگ ہو تو
 جس وضع سے کہ ہو سکے اسکو غفل دیں * غفلت کے
 وقت میت کے بدن پر جو لباس ہو وہاں دَآلِیْن گر بے شری
 مکر میں * بلکہ ایک پاک کپڑا اُسکے سر عورت پر دَآلِیْن
 دیں * حضرت پاک جناب زخالت مآب صلی اللہ علیہ و
 علی آله و اصحابہ و سلم کو جو خرقہ سببیت غسل دیا تھا تو یہ
 آسمانی جناب پاک کے خواص سے بٹھا خرقہ لیم اسپر قیاس
 بجا ہے کہ یہ محافل افعال اور اقوال حضرت کے ہی * غسل
 کا پانی قطعی عراقی یا بیرجی کے پانی یا غناہون یا صحیح دال کر گرم
 کر میں * اگر کوئی چیز ہاتھوں سے میسر نہ ہو سکے تو فقط گرم پانی ہی
 کافی ہے * غفلت دینے والا پہلے اُسکے استنجے کی جگہ سے
 کاو بخ یا پھر بنے محاسن دور کرے * پھر کپڑے کی تھیلیاں ہاتھ
 میں لیں کر اسبجا منیت کا کر دے * پھر اس تھیلی کو دور کرے
 * پھر ہاتھ دھو کر اپنی اُنکلی پیرا لیت کر دانت ہوسے

بہیت کے بال دئے اور دونوں ٹھٹھوں میں پھر ادا دے تہی
 کافى ہى * منہ اور ناک میں میت کے پانی نہ لے کر خوف
 اندازنے جانے کا ہى کہوں کہ میت زندے کی طرح نیسے منہ
 ناک میں سے پانی نہیں نکال سکتا * پھر سب باقى وضو پورا
 کر دے * وضو سے پہلے پنجوں تک انہم میت کے مذھوے
 کہ بہر سہانت زندے کے واسطے ہى * میت کے لئے انہم
 دھونا غسل دینے والے کا کافى ہى * پھر داتا ہى اور حجر
 کے بال اگر ہوں تو حطمی عراقي سے دھوئے * اگرچہ ہر مہر
 نہ تو صابون وغیرہ سے دھوئے * بعد اُسکے میت کو بائیں
 کر دست برداں کر دہی طرف نہیں مرتبہ پانی سر سے پاؤ
 تک ڈالے کہ بائیں طرف جو تختہ ہے لگی ہوئی ہى داں
 تک پہنچ جائے * پہنچا ہوا غسل ہو * پانی ڈالنے میں ہر سے
 شروع کرے * سب بدن امیت کا ہتھوڑے سے نیچر کی جگہ
 تھلی انہم میں بہن کہہ یا کہرا الیستہ کر * خالی ہتھوڑے سے ہر
 کی جگہ ملے کہ انہم گانا اور دیکھنا سہر کی جگہ کا ہر دے کی روا نہیں
 ہى جب سے کہ زندے کی * پھر میت کو دہی کر دست برداں کی

بائیں طرف سر سے بائیں تک تین مرتبہ پانی بہا دے اور اسی
 طرف سے بدن اٹھالے کہ سابق معلوم ہوا ہے * یہ دوسرا
 غسل ہو * ۱۔ بن و دونوں مرتبہ چاہے وہ پانی ہوئے کہ بیری
 سے پئے وغیرہ و اگر خوش کیا گیا ہو * پھر ۱۔ سوت مرتبہ کی
 پشت کو غسل دینے والا اپنے گھٹنوں یا ہاتھوں یا حینے سے فرض
 حسب طرح سے کہتو سکے تاکہ لگا کر اُسکو بیٹھائے * اور پست
 اُسکا آستانہ نیچے کو لے * اگر اُسکے پست سے کچھ نکلے
 تو اُسہنی کو دھو ڈالے یا حادہ غسل کا کرے * پھر مرتبہ
 کو بائیں کر دت پر تھام کے دہنی طرف سر سے بائیں تک تین مرتبہ
 پانی بہائے * اس مرتبہ کے پانی میں چاہے کہ تھوڑا سا فقط کاغذ
 ملاو * اور بیری کے پئے وغیرہ ۱۔ سمیں نہوں * اور خوش
 بھی کیا گیا ہو * بہر نسبت غسل ہو * ۱۔ س بیان ہے ہوا
 بھی معلوم ہوا کہ اگر غسل میں تین بار پانی والا سناٹا ہی
 اگر پانی والا تین بار سے کم یا زیادہ ہو جائے تو بھی غسل جائز
 ہو جائیگا چنانچہ کہ واجب ایک ہی مرتبہ ہی * پھر اُسکے تمام
 بدن کو کپڑے سے بوجھ ڈالنے * اگر بغیر ۱۔ سنگے بھی کچھ اٹھالے

بدن سے خارج ہوئے تو اسکو بھی دھو ڈالے اجادہ غسل کا کرے
 اگر میرے بال اورداد ہی ہو تو اسپر جنوٹ لگانا ہے * جنوٹ
 اس خشبو کو کہتے ہیں کہ چند خوشبوئیاں مثل عطر و گلاب
 اور مسندل وغیرہ کے ایک جگہ جمع کرتے ہیں اور یہ مشہور
 ہی * زعفران اور دوس داخل کرنا جنوٹ میں مرد کے واسطے
 مکر وہ ہے * اور عورت کے لئے جائز ہے * مشک ڈالنا جنوٹ
 میں جائز ہے * درس نام ہی ایک قسم گھٹا سن کا کہ مر
 وین میں پیدا ہوتی ہے * اور بعض محققین نے لکھا ہے
 کہ درس سن کو کہتے ہیں کہ ہندوستان میں مشہور و رقت ہے
 * میت کی و دوہ سپاہوں اور تاون پر اور ماتھے اور ناک
 پر اور دونو کہتوں بزرگ پر اعصاب سجدے کے ہیں کا فور
 لگانا * اور جنوٹ اسکے کفن پر بھی لگانا ہے * اگر مردے کے
 موضع ناک کا ٹول میں روئی رکھ دیں تو مضائقہ نہیں * روئی
 و کھامیت کی جاضرور اور پشاجت کی جاہر میں مکر وہ ہے
 خد کر نامیت کا اور وبال اور باطن کا تلبے اسکے جائز نہیں
 ہے * لیکن جو باطن کہتے تھے گیا ہو تو اس کا کاشادہ سنت

ہی * اگر خاوند جو رد کو غسل دے تو جائز نہیں ہی * اور جو
 جو خاوند کو غسل دے تو درست ہی بشرطیکہ اُس کو
 کوئی طلاق نہ دی ہو * یا طلاق رجعی دی ہو * لیکن وہ غسل
 دینے کے وقت عدت میں ہی * اگر عدت اُسکی قبل غسل
 دینے کے تمام ہو چکی * یا وہ مطلقہ تھی طلاق مائیں کر کے *
 یا خاوند کے مرنے کے بعد پہلے غسل دینے سے مرتد ہو کر
 مسلمان ہو گئی * یا انتہہ لگا یا خاوند کے باپ یا بیسے کو بدی
 سے * یا بوسہ لیا اُنکا شہوت سے * تو ان سب صورتوں
 میں عدت کو غسل و بنا خاوند کا درست نہیں ہی * ہر یہ
 ہی کہ غسل میت کلا وہ کوئی دے کہ جسکے ساتھ میت کی
 قرابت زیادہ ہو * اگر میت کے اقربائیں کوئی غسل دے
 احکام بخاتا ہو تو وہ شخص غسل دے کہ مقتدی پر ہیز گار
 ہیں ہو اور احکام نصیان کے بھی بخاتا ہو * ملانے والا عدت
 کے بدن پر اتفاقاً جو کچھ مکر وہ اور ہر ی چیز دیکھے تو اُس کو
 اظہار نکرتے بشرطیکہ قبل موت کے وہ چیز اُسمیں ہو *
 اور اگر مرنے کے وقت یا بعد موت کے وہ پیدا ہوئی ہو

جیسے گناہ سہرا ہو جائے یا مثل اس کے اور کچھ عبادت یا نیکہ اور
 وہ نسبتاً بہت کم ہو جس میں شہرہ و شہرت ہو تو اس کے اظہار میں
 کچھ ہلک نہیں ہوتی * تاکہ اور آدمی کو اس سے ہمت ہو
 * اگر صحت کے چہرہ پر نور یا مسکراہٹ آنا اس کے لیے ہے
 و پھر یہ یا انسان اس کے اندر بیکسوں سے نور نکالے اور اس کے
 * تاکہ اس کے آواز و چہرہ ایک غلہ پر غلبہ ہو * اگر بہت
 پانی کا ذائقہ ہو * اور یہ کہ اس کا بدن سرنگا ہو تو اس کا غلہ
 میساہن پر واجب ہوتی * پس اگر غلہ کی نسبت سے بہت
 خواہنے و بیکس پانی سے نہ نکالے جائے تو اس کے غلہ کے لیے
 کتابت کرنا ہی * کہ کیا کرتے ہو اگر براہین ہو *
 یہی صورت ہو کہ نہ چاہے وہ چاہے ہی کہ غلہ اس کے خواہ
 مرد بن جائے جو بہت * خسی شکل سے نہ کوئی کہ جس میں
 مرد و عورت کے پہنانے کی نشان چنانچہ ہوں اور غلہ کسی
 چاہے کا ہوا نہ ہو اگر براہین ہو چکا ہو تو یہ کہ اس کا
 * اگر چاہے * چاہے ہی کہ کوئی کہ اس کے *
 عورت مر جائے مردوں میں اور وہ اس کو عورت و مرد

ہونا ہے ورنہ اس کی نعلے * پامرد و مرطی ہو زونوں میں اؤڑ
 و ایں کوئی مرد و بد سرا نہلائے و الا اسکا نعلے تو جو اسکا محرم
 ہو وہ اپنے ہاتھ سے انکا تہم کر دے * اگر محرم کوئی ہو
 تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کبر الپیت کر تہم کر دے * پھر نماز
 جنازہ کی پڑھیں * میت کے غسل میں بہت شرط ہے لیکن
 واسطے ساقط ہوئے فرضیت غسل کے مسلمانوں سے بہ واسطے
 میت کی طہارت کے * چنانچہ اگر نماز جنازہ کی غریق ہو
 پھر پانی بدن ادا غسل کے ہو جائے ہی * دوسری فصل
 میت کے کفنانے میں * کفن دہا میت کو فرض کفنا ہے *
 کفن سبب بر دوونکے لیے نین کپڑے ہیں ازار لفافہ قمیص *
 کفن کفایت دو کپڑے ہیں ازار لفافہ * کفن ضرورت کم
 اس سے لیکن اس قدر ہو کہ سب بدن میت کا اُسمیں چھائے
 * ازار اؤڑ لفافہ نام ہی اُن دو نو چادر و کاکا کہ اُن دونوں
 کو کفنانے کے وقت نیچے اوپر و بالکر قمیص اُسر چھائے
 مان * جس چادر کو اڈل چھائے ہمیں اُسکو لفافہ کہتے
 ہیں * اُس چادر پر جو دوسری چادر چھانے ہمیں اُسکو ازار

کہتے ہیں * ہر ایک چیز اور اپنی نسبتی جانتے کہ مراد وہ نام غر
 بانو سے اس میں جھپٹ جائے اور جوڑی ہر ایک کے استعد
 ہوئے کہ اردے کو نو اسبر لانا ذہن تو دو نو کنا دے اس کے دہنی نامیں
 طرف کے آپس میں نیچے اوپر آجائیں * قسمیں کہنی کہتے ہیں
 کہ اچھیں کایاں اور آستینیں وغیرہ نہیں پہنتی ہیں * کہیں
 سٹت عورت کے لیے پانچ کپڑے ہیں * دروغ * خمار *
 لفافہ * ازار * خرقہ * اور کہن کماہت نہیں کپڑے ہیں *
 لفافہ * ازار * خمار * کہن اس سے مراد وہی * اور کہن
 ضرورت کہن اس سے لیکر استعد رہو کہ سب دن سٹ
 کا اچھیں جھپٹ جائے * دروغ اور قسمیں میں استعد و فرقا
 ایسی کہ قسمیں اس کو کہتے ہیں کہ جس کو مراد بنتے ہیں * اور
 دروغ ایسے کہ کہتے ہیں کہ جس کو عورتیں پہنتے ہیں * دروغ کے
 سبب کے اوپر چاک کرتے ہیں قسمیں کے موٹے چھوٹے کے اوپر
 پتھر کہانے کے وقت بھی دروغ اور قسمیں میں ایسے ہی چاک
 کرنا چاہئے * دروغ اور قسمیں جو مدگی کے وقت نام نہال
 کہاں ہوگا بے نام رہی نام رکا بعد موت کے بھی اگر چہ قی

وضع ایکی مٹا اٹھ ہی زندگی کے وقت سے * شمار اور دھنی
 کو کہتے ہیں * خر قد سببہ بند کو کہتے ہیں * قمیص اور درع
 کا طول کا نہ ہونے سے تختوں تک چاہیے * اور عرض اس قدر
 ہو کہ مردہ اٹھیں چھپ جائے * درازی خر قد کی بنیں اٹھ ہی
 * عرض اسکا بٹھاؤ سے گھٹنوں کے نیچے تک اس قدر کہ گھٹنے
 اٹھیں چھپ جائیں * طول شمار کا دو اٹھ ہی * عرض
 اسکا ایک بالشت ہی * بغضوں نے لکھا ہی کہ ایک بالشت
 میں سر عورت کا نہیں چھپ سکتا ہی اگر دو بالشت اسکا
 عرض کریں تو بہتر ہی چنانچہ مفتاح الصلوٰۃ میں مذکور ہے *
 مرد کے کندھ نے کا بہر طور ہی کہ اول لفافہ کسی پاک پر ہر
 چھائیں مثلاً بور یا چادر پائی یا تخت پھر دھونی مندل اور
 اگر کی اسکو دیکے خشبو اُسپر چھڑکیں * پھر لفافہ پر ازاد
 چھڑکیں * پھر اُسپر بھی دھونی دیکے خشبو چھڑکیں * بعد
 اس کے آدھی کفنی ازاد پر چھڑکیں اور آدھی مہیت کے سر کی
 طرف رہے دیں * پھر اُسکو بھی دھونی دیکے خشبو چھڑکیں
 * یہ تمام ہو چکا ہی کہ دھونی مندل اور اگر کی چاہیے *

پھر مرد کو پاؤں کی کپڑے سے بونچھ دے اور اس سے پھر وضو کرے
 اور دائرہ ہی پر اوڑھنا اور سجود کے ساتوں اعضا پر لگا کر غسل
 کی جگہ سے مواضع سر کے چھپائے ہوئے کنٹی پر لاکے
 رکھیں پھر کنٹی کے چاک میں سر اُٹکا دال کے کنٹی پہنا
 دیں * اور وہ آدھی کنٹی کہ سر کی جانب میں بھی ہوئی
 تھی اُسکو مردے پر پھیلا دیں * پھر پہلے لڑکا کو بائیں طرف
 سے اُسپر لپیٹیں * پھر وہی طرف سے لپیٹیں تاکہ وہنا
 کنارہ بائیں کنارے کے اوپر آجائے * پھر اُسہی طور
 سے لڑکا اُسپر لپیٹیں * پھر کنن کی دونوں طرفیں سر اوڑھنا
 کی جانب کی بائیں ہمدیں تاکہ آگے کھانے کا خوف نہ رہے *
 محیط میں کھائی کہ کنٹی کو بعد پہنانے کے نہیں * لیکن سب
 ناشے دالانے کھائی کہ امام حوالی نے فرمایا ہی کہ صحیح
 یہی بات ہے کہ کنٹی کو بعد پہنانے کے سیدیں * عورت
 کے کدنائے کا یہ طور ہی کہ اول خرقة یعنی سیدہ بند ایک
 پاک چیز چنانچہ معام ہو اچھا نہیں * پھر اُسپر لڑکا
 بھانے پر لڑکا لڑکا اور دوع یعنی کنٹی * پھر ہر ایک کو

دھوئی دے لیں * اور خوشبو اُس پر چھڑک لیں *
 جسطور سے کہ مرد کے کپڑے میں معلوم ہوا ہی * بعد
 اُس کے عورت کا بدن پونچھ پانچھ جنوط اُس کے سر پر اڑا
 کا فوراً مسجد کے ساتوں اعضا پر لگا کر بدن اُس کا چھپائے
 رہوے غسل کی جگہ سے لاکے کنفی پر لٹا دیں۔ بعد اُس کے کنفی
 پر نادیں * پھر سر کے بال اُس کی دو حصی کر کے سپہ سے پر کنفی
 کے اوپر رکھیں * اور خار بنے اُڑا دھیں اُس کے سر پر نکھلی
 ہوئی اُڑا کر دونوں حصے اُس کے بالوں کے اُڑا دھیں کی دونوں
 طرفوں میں چھپا دیں * پھر خار کے اوپر اڑا دھیں اڑا
 پر لفافہ لپٹیں جسطور سے کہ مرد کے کنفی میں بیان ہوا * بعد
 اُس کے فرقہ سپہ کے اوپر بنگلوں سے لگا کے گھٹنوں کے نیچے
 نیک لپٹیں اُس وضع سے جو بیان ہوا ہی * پہلے بائیں طرف
 سے دہنی طرف لٹائیں پھر دہنی طرف سے بائیں طرف
 * پھر کنارے اُڑا کر کی جگہ کنفی کی باندھ دیں تاکہ سر محفوظ
 رہے * جو ہرہ انیرہ میں لکھا ہی ظاہر مذہب یہ ہی کہ فرقے
 کچھ درمیان لفافے اُڑا دھیں اڑا دھیں * کنیز کے کنفی کے

محکم میں مثل بی بی کے ایسی * ختنی شکل مثل عورت بنے ہیں
 * براہین مثل بالغ کے ایسی * محرم مثل حلال کے ایسی *
 مغر اس تر کے کے لیے کن ایک کبرے تک بھی جا رہی ہے
 * اؤر تر کی کے لیے دو تک * اگر ان کو بھی موافق بالغ بنے
 کن دیا جائے تو بہتر ہی * اگر یہ پت سے مراد اہوا کی ہو
 یا تر کا تو اس کو ایک پاک کبرے میں لپیٹ کر گھاڑ دیں اس کو
 نہ مے کا سا کن نہیں * جیسے کہ انہم بانو ز ندیکے جو کہتے ہیں
 تو کھسائے جائیں بلکہ ایک پاک کبرے میں لپیٹ کر گھاڑ دے
 جائیں * نیا پرانا کبرے کن میں برابر ہی مگر پرانے کو دھو لیں *
 چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیغمبر جاری ہیں
 دوایت ہی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 مرض موت میں دیکھ کر اس کبرے کی طرف جوئے دن مبارک
 میں نہا فرمایا کہ اس کبرے کو دھو کر دو کبرے اس پر زیادہ
 کر کے مجھے کڈنا ہو * حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 کہا کہ یہ کبرے پرانا ہی * صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 کہا کہ اس کے لیے زندقہ مستحق زیادہ ہی میت پرانے ہی کے لیے

غلغلی حق ہی * حنفیہ کپڑے کا کفن بنانا مستحب ہی * چنانچہ حضرت
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ
 وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا سفید کپڑے کہ
 پہر تمھارے بہتر لباسوں میں ہی اؤڑا اسی میں کفننا واپسے مرد و نکو
 * روئی اؤڑ چھال کے کپڑے کا کفن بنانا درست ہی * مرد کے
 لیے دیشیس اؤڑ دواؤد ہر رخ کپڑے کا کفن مگر وہ ہی جیسے کہ
 اُسکو زندگی میں لٹکا پہنا مگر وہ ہی * عورت کے لیے پہر سب
 درست ہی جیسے کہ اُسکو زندگی میں لٹکا پہنا درست ہی
 * اگر سوا اُن کپڑے کے کہ مرد کے لیے مگر وہ ہیں نئے تو اُسکے واسطے
 ایک کپڑے سے زیادہ کفن نہ بنائیں * چاہیے کہ مرد کا کفن ویسے
 کپڑے کا بنائیں کہ پہنا ہو جمع اؤڑ عبد میں * اؤڑ عورت کا ویسے
 کپڑے کا کہ ہنسی ہو ماہاب کے گھر جانے میں * مرد کا کفن
 اُسی کے مال سے دینا ہی اگر مال ہو * اؤڑ اگر مال اُسکا ہو تو
 اُسپر دینا واجب ہی * کہ جس پر زندگی میں اُسکا نفقہ واجب
 ہوتا ہی * جو ردا کر غنی ہو تو کفن اُسکا خاوند پر واجب ہی
 والا اُسکے مال میں سے دیں * اؤڑ بزدلیک امام ابو

یوسف رُح کے اگرچہ مال عودت کا رہا ہو تو بھی خاوند
 ہی کہن دے جیسے کہ زندگی میں اُسکو لباس دینا ہی *
 چونکہ فصل جنازے کی نمازیں * نبی علیہ السلام کی
 امت کا اسبراجماع ہی کہ نماز جنازہ کی فرض کتباہ ہی * پس
 اگر کوئی شخص اس سے انکار کرے تو کافر ہو جائیگا * اور اگر
 کسی ایک مسلمان نے بھی یہ نماز پر تہہ کی تو سب چھوٹتا
 جائیگی * ہر فرض کتباہ کا یہی حکم ہی جیسے کہ غسل کی فصل میں
 معلوم ہوا * اس نماز کی صحت سے واسطے نو شرطیں ہیں * پہلی
 بشرط مسلمان ہونا نماز پر تہہ والے اور مردے کا پس اگر کافر
 یا مرتد نے کسی میت سے جنازے کی نماز پر تہہ دون اور
 بمسلمانوں کے * یا امام ہو مرتد یا کافر اور مقتدی مسلمان ہوں تو نماز
 درست نہو گی * یا اگر کسی مردے کا فراؤ منافق بر مسلمان
 لوگ نماز جنازے کی بر تھیں تو یہ بھی نہیں جایز ہی * دوسری شرط
 بہیت اور مصال کا بدن پاک ہونا ہی جنابت اور بے وضو ہونے
 سے اور جمع ناپاک چیزوں سے * اگر نماز جنازے کی جماعت
 سے بر تھیں تو فقط امام اور میت کی طہارت شرط ہی اسلئے

کہ ایک مسلمان اگر نماز جنازے کی برآہد لیرگا تو نسب چھوٹ
 جائیگی اس فرض سے * مگر جو معتدی کہ بے طہارت نماز پڑھیں
 تو اسی کی نماز نہوگی * تیسری شرط میت اور مصلیٰ کا
 لباس پاک ہونا ہی * جو نہی شرط میت اور نمازی کا
 مکان پاک ہونا ہی مگر میت کے مکان کی طہارت
 میں اختلاف ہے * پانچویں شرط سرعہ میت اور
 مصلیٰ کا * سرعہ مرد دنگے لیے چھپانا بدن کا ہی ناف سے
 گتھنوں تک لیکن ناف خارج گتھنے داخل * اور عورتوں کے
 لیے نام بدن کا چھپانا ہی مگر جہرہ اور دونوں ہیلیاں اور
 دونوں قدم کہ ہمہ تنوں اعضا موافق صحیح روایت کے اُنکے حق
 میں عورت نہیں باقی اسکی تفصیل بری کتابوں میں مذکور
 ہی اس جگہ بقدر ضرورت بیان ہوا * چھٹی شرط رکھنا
 میت کا زمین پر یا اُس چیز پر کہ شرع میں مثل زمین کے
 ہی روبرو مصلیٰ کے * پس اگر جنازہ ملنا اگھوڑے تنو پر ہو
 یا پیچھے یا دھنسی بائیں طرف مصلیٰ کے یا غایب اُس سے
 تو نماز جنازے کی درست نہوگی * ساتویں شرط بالغ ہونا

امام کا * آٹھویں شرط کھڑا ہونا مصی کا رد بقبلہ ہو کر *
 نویں شرط بیٹ کرنی مصی کی نماز کی خاص واسطی اللہ تعالیٰ کے
 اذرعہ کی واسطی بیٹ کے اسطوریہ مصی کہے * بیٹ کی
 میسے جو ادا کروں چار تکبیریں نماز جنازے کی واسطی اللہ کے اذرعہ
 دعا واسطی اس بیٹ کے منہ میرا قبلے کی طرف * اگر مصی مقصدی
 ہو تو ایسی کہے بیٹ کی میسے جو ادا کروں چار تکبیریں نماز
 جنازہ کی واسطی اللہ تعالیٰ کے اذرعہ دعا واسطی اس بیٹ کے اس
 دام کے پیچھے منہ میرا قبلے کی طرف * پھر بیٹ کے بعد متصل
 تکبیر اولی کہے یعنی اللہ اکبر * جنازے کی نماز کے دو ارکان
 ہیں * چار تکبیریں کہنا یعنی ابتدا نماز کی کرے اللہ اکبر کہے کر
 * پھر بعد نماز کے اللہ اکبر کہے * پھر بعد درود کے اللہ
 فکیر کہے پھر بعد دعا کے اللہ اکبر کہے * اذرعہ میں کھڑا
 ہونا * یعنی طہانے کہا ہے کہ تکبیر اولی شرط ہی رکھیں
 ہی تکبیریں ہیں * ستین اس نماز میں نہیں ہیں * تکبیر اولی
 کہے یعنی نماز ہوا یعنی * معھا بک اللہم وبحمدک وتبارک
 لہ تعالیٰ حدک وحید ثناءک ولا الہ غیرک * دوسری تکبیر کے

اور وہ اسلام کو سمجھنا تھا تو اُس پر نماز پڑھیں * اس
 حکم میں اگر کافر کی دونوں برابر ہیں * کوئی پیدا ہوا اور
 اُس کے زندگانی کی علامت پائی گئی مثلاً آواز یا حرکت پھر بلا
 فرمایا * یا بیت سے اکثر زندہ خارج ہو سکے مگر گناہ نام اُس کا
 نہ کہیں غسل اُس کو دین نماز اُس پر پڑھیں * جو کوئی کہ مر ا پیدا
 ہوا یا کچھ اعضا اُس کے بنے ہیں کچھ نہیں تو غسل اُس کو
 دیکر ایک پاک کبرے میں لپیٹ کر لے جائیں اور نماز
 جنازے کی پڑھیں * اگر مسلمانوں اور کافروں کے مردے
 مل جائیں پس اگر کسی علامت سے مسلمان پہچانے جاتے
 ہیں تو مسلمانوں کو جہاں کے غسل دیکر نماز جنازے کی
 پڑھیں مسلمانوں کے گولاستان میں دفن کر دیں * علامت
 مسلمانوں کی * خضاب * حقہ * سیاہ لباس پہننے یا ان کی شناختی
 * اگر یہ علامتیں بھی مشتبہ ہو جائیں چنانچہ یہود و خنیزے
 ہیں فساد کی سیاہ لباس پہنتے ہیں اور غازی مسلمان
 بھی کہیں وہی صورت ہیبت مارک بنانے کے لیے موچھیں
 پڑھادیتے ہیں اور بعض کفار بھی خضاب کرتے ہیں پس

اس وقت میں دیکھا جاوے * اگر مرد سے متعلق ہوئے بہت
 ہوں تو سبکو غسل دیں اور جمع کر کے نماز جنازہ
 کی پرتھیں لیکن نیت مسلمان ہوئی کریں اور مسلمانوں ہی
 کے مقبرے میں کاڑیں * اور اگر کافر بہت ہوں تو
 نماز کسی برہنہ پرتھیں * مگر نہا کھانا کھ سب کو کافر و نکم
 مقبرے میں کاڑ دیں * اور غسل کفن میں رعایت سنت
 کی نکرہیں * اگر کافر اور مسلمان برابر ہوں تو غسل
 سب کو دیں * مگر نہا پرتھیں میں اور دفن کرنے
 میں اختلاف ہی * بعضوں نے کہا ہی پرتھیں بعضوں نے
 کہا ہی نہ پرتھیں * اور ایسی ہی بعضوں نے کہا ہی ان سب کو
 مسلمانوں کے گورستان میں دفن کریں * بعضوں نے کہا ہی
 کافر و نکم اور بعضوں نے کہا ہی کہ ان سب کے لیے
 ایک علیحدہ گورستان بنائیں * اور قبریں سب کے برابر
 زمین کے کر دیں * اگر عورت کتابہ ملا ہو وہ پرتھیں
 کسی مسلمان کے نکاح میں نہی اور وہ اس سے طلاق
 سے مرگئی تو انفاق ہی حاکم کا کہ اس پرتھیں جنازہ کی پرتھیں

پہچان نے کی نشانیاں جمع ہوں اور غالبہ کسی جانب کا
 معام نہ ہو کہ اُسکو خفیہ مشکل کہتے ہیں چنانچہ معام ہو چکا ہی
 اور اگر مرد کی جانب غالب ہو تو اُسکا حکم مرد کا ہی * اور جو
 عورت کی جانب غالب ہو تو اُسکا حکم عورت کا ہی * پھر اُنکے بعد
عورتوں کو رکھیں * پانچویں فصل اُنکے بیان میں کہ جنکو غسل
 دینا اور اُنکے جنازہ کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں * چنانچہ
 فریق کو غسل دینا اور اُنکے جنازہ کی نماز پڑھنا درست نہیں ہی
 ایک باقی یعنی وہ لوگ کہ اپنے وقت کے بادشاہ اسلام کے حکم سے پھر
 گئے ہوں * دوسرے قرآن یعنی وہ لوگ کہ اس وقت تک نہیں
 مابسرے وہ لوگ کہ رات کو ہسپتال باندھ کے شہر میں چوری کر
 تے ہیں اور اگر کوئی مزاحمت کرے تو اُسکے مار ڈالنے میں صرف
 نہیں کرتے * جو تھے تھگ یعنی وہ لوگ کہ قریب دیکر پھانسی
 سے مار ڈالتے ہیں * بشرطیکہ یہ سب مسلمانوں کے
 ہاتھ سے لڑائی میں مارے جائیں * اور اگر امام وقت کا ایک
 گرفتار کرے بعد اُسکے قتل کرے تو اُسکو غسل بھی دیا جائے
 اور نماز جنازہ کی بھی پڑھی جائے * پانچویں باب والدین کا

یعنی وہ شخص کہ ٹانھنے لیتے دو نوں بابا کو تار داتا ہو
 یا ایک کو * شہید کو بھی غسل نہیں دیتے ہیں کلمہ کا
 جو میں فصل میں انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو گا * یا اگر میت
 کو کھا دیا اور نہ نماز جنازے کی نہیں پڑھی تو اسکی قبر پر
 پڑھیں جب تک کہ اس کے پیت پھٹے یا گمان غالب نہ ہو
 یا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیت پھٹنے کا شکیب
 پڑ گیا تو بھی پڑھیں * اعیان پر نماز پڑھنا دوسرے
 نہیں ہی بنے اگرچہ انھیں یا پانچ بار اور کچھ اعضا پر سے پڑا
 ہو جائے تو نماز اس پر پڑھیں * جب تک کہ انکس بدن پر
 یا آدھا پیر کی طرف کا پیر میت * اگر اُس آدھے پر
 پڑھنا دوست نہیں کہ میرے والد پر پڑھنا ہی ہوا ہو *
 اور عرب سے جو مالغ قید ہیں بشیر بابا کے آئے اور داد
 اسلام میں آئے مر جائے تو نماز اس پر پڑھی جائے * اور
 اگر کسی کے ماتھے کوئے بابا میں سے بھی ٹکرا آتا
 لیکن اسلام نہیں لایا اس مالغ پر نماز پڑھنا دوست
 نہیں * اگر مالغ جو مسلمان ہو یا بدوین بابا کے

پہلے کھڑے ہوں اور وہ شخص اُنکے پیچھے اور ایک پہلے
 پہلے مانگے ہیں جن میں سے ایک ہو جائے کہ یہی طلبہ الصلوہ
 والسلام نے فرمایا ہے جس شخص پر جو نہیں آتا وہ
 نے نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اُسکو بخش دے گا * اُس نماز کی سب
 صفو تیس پہنچائی جس میں نواب زادہ ہی * بر طاب نماز
 پانچ گانہ کے کہ اُسکی پہلی صفت میں نواب زادہ ہی * ایک
 شخص حاضر ہوا اور بعضی تکبیریں ہو چکی ہیں تو نمازیں داخل
 ہو دے جب تک کہ امام پھر تکبیر نکھے پس جب امام کے
 یہ امام کے ساتھ تکبیر نکھے داخل ہو جائے * بر طاب نماز
 شخص کے جو حاضر تھا پہلی تکبیر کے وقت اور اُسکو کھڑے
 ہو گئی امام کے ساتھ برابر تکبیر نکھے سکا تو وہ دُور نکرے تکبیر نکھا امام
 کے ساتھ شریک ہو جائے کہ اس قدر ضرورت ہی اور ضرورت
 معاف ہیں * ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا باروں تکبیروں
 کے بعد تو وہ بھی دُور نکرے پھر تکبیر نکھے آج ہو جائے * پھر جب
 امام سلام پھیر جائے تو وہ شخص نہایت تکبیریں متصل بغیر دعا
 و رد کے کہ سلام پھیر دے * پس اگر اُسکے آگے سے میت گزرتی

اُٹھا لیا قبیل پوری ہو جانے چاروں نمکیر و نیمے تو نماز اُسکی باکلی
 ہو گئی * اگر بہت جنازے جمع ہو جائیں تو طہیجہ طہرہ نماز پر کھنا
 پر جنازے پر بہتر ہی * مگر پہلے پر کھنا اُس پر بہتر ہی کہ سب
 میں نیک بہت ہو * اور اگر جمع کر کے ایک ہی بار سب پر
 پڑھیں تو بھی جائز ہی * پھر اس سبب اختیار ہی کہ سب
 جنازہ بھی ایک صفت بنائیں * یا ہر جنازہ کو ہر امر و کر کے
 اپنے مہر کے سامنے سب کو رکھیں * اسطوریہ سے کہ مصلیٰ اگر
 ایک شخص ہو تو اُس کے مہر کے آگے سب کے سینے ہوں اور
 اگر امام ہو تو اُس کے مہر کے آگے سب کے سینے ہوں * لیکن ایسے
 نزدیک اُس جنازے کو رکھے کہ صاف میں پھر اور افضل ہو پھر
 اُس کے بعد اُس کو رکھے جو اُن سب باقیوں میں بہتر اور افضل ہو طہی ہذا
 القیاس اسطوریہ سے سب کو رکھے * اگر مرد اور عورتیں اور
 نابالغ اور خبیث مشکل اور خراؤ و غلام سب جمع ہوں تو سب
 سے پہلے مرد و بکور رکھیں خواہ خرموں خواہ غلام ہوں * اور بعد
 کہتے ہیں کہ غلام خرموں کے پیچھے رکھے جائیں اُن کے بعد نابالغ بکور رکھیں
 اُن کے بعد خبیث بکور رکھے اُن شخصوں کو جن میں مرد عورت کے

نعم بنی علیہ السلام پر دود پر ہنسا ہی جو دود
 کہ یاد ہو مثلاً * اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما
 صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید *
 بھری کبیر کے بعد دعا بر ہنسا * اللہم اغفر لہمنا و ہمتنا
 و شاہدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللہم من
 احییتہ منا ناحیہ علی الاسلام و من تو فیتہ منا ذنوبہ علی الایمان
 و خص هذا المیت بالروح والراحۃ والمغفرۃ والرضوان
 اللہم انک ان مسنا فزد فی احسانہ و انک ان مسنا و فزی
 عنہ و لقہ الامین والبشری والکرامۃ والزلفی برحمۃک
 یا ارحم الراحمین * اس نماز میں کوئی دعا مقرر نہیں ہے جو
 دعا یاد ہو سو پڑھے * لیکن جو دعا کہ حدیث میں منقول ہو
 اسکا پڑھنا ادلی ہے * اگر میت غیر مکانت ہو * کہ اسپر
 تکلیف عبادت کی خدا کی طرف سے نہیں ہے یعنی مجنون
 اصلی یا نابالغ * بس اگر مجنون مرد او زتر کا ہو تو ہر دعا
 پڑھے اللہم اجعلہ لنا فرطاً واجعلہ لنا اجرا و ذکرنا واجعلہ
 لنا شافعاً و مشفعاً برحمۃک یا ارحم الراحمین * اگر مجنون

عودت اور ترکی ہو تو بعد پر ہیں * اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا مَوْعِدًا
 وَّاجْعَلْهَا لَنَا حُرًّا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً مُّشَاعَةً بِوَحْمَةٍ
 بِمَا وَهَمَ الرَّاحِمِينَ * پھر دعا پڑھنے کے بعد جو تسبیح تکبیر کہنا
 سیدھی طرف کو مہر برا کر سلام پھیریں اور سلام میں ہر
 طرف ہیں * اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ * پھر ایسے ہی اُتتی
 طرف کو * فَتَحَ الْفَرَسَ بِرِیْضٍ لِّکَیْهِ کَیْ سَلَامٌ مِّنْ بَیْتِ مِیْتٍ اَوْ
 مَقْبَرِ یُوْکَلِّیْ کَرِیْمٍ * قاضی جان وغیرہ کے کہنا ہی کہ سلام میں
 مہیت کی بیعت کرنا منع ہی * پہلی تکبیر میں ہاتھ اُٹھانا کا نام
 تکبیر ہی * باقی تکبیروں میں ہاتھ اُٹھانا سوا فقیر مذہب
 مختار کے نہیں درست ہی امام چاروں تکبیر میں بلند آواز
 سے کہے اور مقبدری آہستہ کہے جیسے نماز مسجد گاہ میں * اور سلام
 دینے طرف کا بلند آواز سے کہے * جنازے کے سپینے کے
 برابر کہہ کر اہونا امام کا مستحب ہی مہیت عودت ہو یا مرد
 * اگر مصالی فقط ایک ہی ہو تو وہ بھی سپینے ہی کے برابر کہہ کر
 ہووے * نابینا عقین کرنا اس نماز میں مستحب ہی یہاں تک کہ
 اگر حاجت آدمی ہوں تو ایک امام ہووے اور نابینا شخص اُسکے

مگر اُسکے دفن کرنے میں اجابت ہی * بعضوں نے کہا ہی
 کہ مسلمانوں کے گورستان میں گارتی جائے بعضوں نے کہا ہی
 کہ فردائے * بعضوں نے کہا ہی کہ ایک علیحدہ جگہ قبر بنا کر گارتی
 جائے اس بات میں احتیاط بہت ہی * اور بعضوں نے کہا ہی
 کہ ایک علیحدہ جگہ قبر بنا کر گارتی جائے مگر قبیلے کی طرف اُسکی
 پشت نہ کریں تاکہ اُسکے پیٹ کے پچھے کا منہ قبیلے کی طرف نہ ہو *
 جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہی ہو الخ صحیح
 روایت کے * چھٹی فصل جنازہ کی امامت میں * جنازے کی نماز کا
 امام چاہیے کہ بادشاہ ہوئے اگر وہ حاضر نہ ہو تو حاکم شہر کا
 * اگر وہ بھی حاضر نہ ہو تو قاضی * پھر بعد قاضی کے امام جمعہ کا *
 پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا * بعد اُسکے ولی میت
 کا یعنی وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے بدنا
 پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا یا قریبی
 بڑی کتابوں میں ہی * بعد ولی کے خاوند عورت کا * بعد خاوند
 کے ہمسایہ * لیکن میت کے ماب کے ہوتے چاہیے کہ بدنا
 میت کا امامت نہ کرے * مگر جو پاپ جاہل ہو اور بدنا عالم تو

بیٹیا ہی چاہیے کہ امام ہو * پھر دلی مختار ہی جائے آپ امامت
 کرے چاہیے اور کسی کو اجازت دے * مگر دوسرا ولی میت کا کہ
 اُس ولی کے ساتھ حق تقدم میں برابر ہی ہو اُس کو پہنچنا ہی
 کہ غیر کو منع کرے اگرچہ بہرہ دوسرا مغیر ہو * اگر بے اذن ولی
 سے کسی اور نے اُس کو آگے ہونے کا حق ولی سے تنہا نماز جنازے
 کی پر تھی تو ولی کو پہنچنا ہی کہ چاہیے تو احادیث سے * اگر گمراہ دبا
 ہو تو اُس کی قبر پر تھی جب تک کہ بیت بھٹی کا گمان نہ ہو
 * اگر امام بے وضو ہو جائے اور اپنی جگہ مقتدیوں میں سے کسی
 کو امام کر دے تو درست ہی * جیسے کہ نماز پہنچنا نہ میں درست
 ہی * اگر دلی میت کا مریض ہو یا کسی اور کا روضے سے کھڑا ہو
 سکے اور وہی امام ہو کر ہاتھ کے نماز جنازے کی پر تھی تو درست
 ہی فقط عورتیں اگر نماز جنازہ کی پر تھیں تو فرضیت اُس کی ساقط
 ہو جائیگی * لیکن مستحب ہی کہ وہ جماعت بکباد گئی الگ
 الگ پر تھیں اور اگر جماعت سے پر تھیں تو بھی جائز ہی *
 مانو بہ فصل جنازہ آسمانے اور ساتھ چلے میں جنازہ لیٹا بنا سو فاع سے
 سنت ہی کہ مردے کو چار ہائی پر یا سٹل چار ہائی کے جو کچھ ہو اُس پر

تھامے اُسکے چاروں گونے چار مرد کا نہ ہوں جو رکھنے لچھائیں *
 مگر ضرورت کے وقت کہ اُٹھانے والے کم ہوں تو جس قدر ہوسم
 ہوں جاہز ای * جس وقت کہ جنازہ لے چلیں تو مسح ہی کہ اول
 دس دس قدم چاروں طرف سے لیں * * طوڑا سکا یہ
 ہی کہ جس وقت جنازہ * اُٹھائیں تو ایک شخص اُٹھانے والوں
 میں سے اپنے وہیے موٹھے پر جنازے کے سرانے کی وہی طرف
 کو رکھ کر دس قدم گن کر چلے پھر ایسے ہی بائیں کی وہی سی
 طرف اپنے اُسی موٹھے پر رکھ کر دس قدم * پھر بائیں کا نہھے
 ہر اُسکے سرانے کی بائیں طرف رکھ کر دس قدم پھر بائیں کی
 یہی سی جانب اپنے اُسی کا نہھے ہر رکھ کر دس قدم چلے بہ سنب
 چالیس قدم ہوئے * حدیث شریف میں آیا ہے کہ چالیس گناہ
 کی مرہ عوض اُن چالیس قدموں کے اُٹھانے والے کے حق تعالیٰ
 بخشتا ہے * اور نہی ہر جنازہ لیجانا منع ہی اے صلے کہ اے سمین
 مشابہت ہندوست ہے * چاہے کہ جنازہ باری باری سے ایک دوسرا
 اپنے کا نہھے پر لیٹا ہوا جہاں تک مقصود ہو لیجائیں * جنازہ لیچلے
 میں جلد چلنا سنت ہی لیکن نہ اُس قدر کہ کہانے دور آنے لچھائیں

کہ جنازے کو حرکت اور اظہار اپنے *بھیجے*۔ *جھوٹے پھونکا جازا*
 ایک شخص اپنے انھوں پر لیجائے *بھیجے* جانا جنازے کے بہتر
 ہی *اور آگے جانا بھی جائز ہی مگر بہت آگے *بھیجے* جانا مکر وہ
 ہی *وہنی بائیں طرف جنازے کے چلیں *بلکہ آگے چلیں با *بھیجے
 قریب قریب *سوار پانا جنازے کے آگے آگے دور دورا مستند
 کہ اس کے گرد و خبابہ کسی بہتر ہے جائز ہی *سوار اور جنازے کے
 ساتھ ساتھ جانا مکر وہ ہی *جنازے کو موخہ ہوں اور گردن ہر
 ڈال کر لیجنا مکر وہ ہی جیسے کہ کسی خانہ پر ڈال کر لیجنا مکر وہ ہی
 جنازہ دیکھ کر جنازے کے آگے کھڑا ہونا منع ہی *مگر جو راہ کے اس کے
 ساتھ چلنے کا نور دست ہی *ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ بہتر ہے کی
 جگہ میں ہوں اُس کو دیکھ کر کہ آتے ہیں جب تک کہ اُسے زمین پر نہ رکھ
 دیں *ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ چکے تو جب تک کہ
 جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نہ رکھ دیں اُس کے ساتھ والے
 نہایت ہیں *بہتر ہے جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چلا جانا منع
 ہی *جنازے کی نماز پر ہمارے بتر اذن مردے کے اقربا کے چلا جانا دلت
 ہی *مگر جو اس کے چارے ہیں اُن کو وحشت ہو تو اُن کی رعایت کرنی

مناسب ہی * جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں
 غم اٹھاتے لٹکا کرے ہو۔ اور اپنے گناہوں اور موت کو
 یاد کرتے غمناک ہو رہیں جائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرنے
 ہوئے چلیں * اور دنیا کی مائیں کہتے ہیں وہ بے چلیں * بلکہ
 بیشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات بکریں * جنازے کے ساتھ
 چلے ہو کلمہ باورد و باقرآن مجید یا کچھ اور ذکر الہی یادگار کہ
 پڑھنا مکروہ تحریمی ہی جیسے کہ حادثہ برتھنے کی ایس زمانے میں عوام
 الناس کی ہی * بیشتر آدمی اس معاملے سے بیخبر اور غافل ہیں
 ظاہر کو جانتے کہ عوام کو اسے باز رکھیں * لیکن اگر جانتے تو دل
 میں برتھیں * عورتوں کو لکنا جنازے کے ساتھ درست
 نہیں ہی * اگر لکھیں تو منع کیا جائے * اس لیے کہ جب عورتیں
 ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبر دیکھ لیں تو خدا کی اور فرشتوں کی
 لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ لکھیں تو ہر طرف سے انہیں
 شیطان کھیرتے ہیں جب کہ قبر دیکھیں پاس پہنچیں تو ان پر
 مردہ کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے بھرتی ہیں تو پھر
 لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور ہی متعلیٰ میں * مانتھ

ہیں۔ یاد لاس بٹا * اؤد مردے پر آواز کر کے دینا * مگر بیان
 چاک کرنا * منہر کھد چنا منہر سینے زانو پر طباخے مارنا ہر سب
 حرام ہی * مگر آنسو سے رونے میں اؤد دل سے خم کرنے میں
 منسا بقہ نہیں * اگر ماتم کرنے والیاں جنازے کے ساتھ ہوئیں تو
 جھٹکے اور سیکے باز رکھنی جائیں * اگر وہ باز نہ ہیں تو جنازے کے
 ساتھ والے جنازے کو بچھوڑ دیں دل میں اُنکا ساتھ ہو نا بد جائیں
 آتھو ہر فصل دفن اؤد قبر کے بیان میں * : فن کرنا میت کا فرق
 کنایہ ہی * بٹائی قبرنا مسیت ہی * اگر زمین کہیں کی مرم اؤ
 کہ بٹائی قبر نہ نسکے نو منہر دقتی قبر بنا نا بھی درست ہی * بٹائی قبر
 بنانے کا طور یہ ہی کہ ایسی مومیت کے برابر اؤد گہری ایک
 آدھی میاں قد کے سینے یک یا تمام قد کے برابر کھود دی جائے *
 مگر قد آدم تک گہری کرنا نہر ہی * اؤد ایسے ہی اگر لٹھائی
 میں بھی کچھ قد رے میت کے قد سے زیادہ کریں تو بہتر ہی نا کہ
 مرست کو تنگی نہو * پھر اُس میں قیلے کی طرف کی بٹائی میں زمین سے
 لگا کر اُتی ہی لٹھی اؤد کھود دی جائے اس قدر چوڑی کہ اُس میں مردہ
 بخوبی سما جائے اس گاہ کو لحد کہتے ہیں * اُس میں مردے کو دینے

پہلو پر تبا دیں * اور منہ اُسکا قبیلے کی طرف کر دیں * اور اُسکے
 پیچھے ایک مٹی کا مکیہ لگا دیں تاکہ منہ اُسکا قبیلے کی طرف سے لوٹ
 نہ جائے * پھر کچھی یا بیتیں یا لکڑیاں وغیرہ لکھ کے منہ پر رکھ کر
 بند کر دیں * پھر اُس میں مٹی ڈال کے قبر بنا دیں * صدہا وقت
 قبر بنانے کا یہ طور ہی کہ لہجہ گہری جھنڈا جو معلوم ہو چکی
 اُنی ہی کھود دی جائے لیکن چوری اس قدر ہو کہ اُس میں دونوں ہاتھوں سے
 لٹکا کر کچھی یا بیتیں جن دیں یا لکڑیاں یا تختے کھڑے کر دیں اور
 مردے کے لیے اُس میں جگہ فراغت دیتے * اس صدہا وقت قبر میں
 لکھ نہیں کرتے ہیں پھر مردے کو اُس میں رکھیں * بعد اُسکے
 اُن کچھی یا بیتوں پر کہ جنسی گھسی ہیں یا تختوں یا لکڑیوں پر کہ کچھی
 کیے گئے ہیں غرض جو کچھ کہ اُن میں سے عمل میں آتا ہو (اور اُسکے
 تختے یا لکڑیاں یا بیتیں رکھ کے چھت بنا دیں مگر اُس کو زمین
 سے کہ مردے سے جدا دیتے * پھر اُس میں مٹی ڈال کر چوری قبر بنا دیں
 * یا بظور سے کھود دی جائے کہ پہلے ایک ہاتھ بھر گہری اور مردے
 کے قد کے برابر یا قدرے لہجہ کھود کر اُسکی دونوں طرف سے
 ہاتھوں کے ایک ایک بالشت زمین چھوڑ کر بیچ میں سے

اُنی ہی زبانی استفادہ جو دی کہ مردہ اُس میں بخوبی سما جائے اور کھود دی
 جائے۔ اُسکو بھی ہندوستان میں لکھتے ہیں * اور وہ جو اسے ادھر
 لے ہی اُسکا دھوٹہ کہتے ہیں * پھر قبر بھی گہری ایک قد آدم اور
 یا سب سے کم۔ چنانچہ مدام اور جگاہی اور اس صورت میں بھی
 اول صورت کی سی لکھ لکھیں * پھر دونوں قببم ہندو قبی کسانوں
 نہیں پھر اس میں مردے کو لا کر رکھیں * پھر بجھے بالگرہاں یا نل
 یا انیس ہیں جس جگہ جو ایک ایک بالشت زہین چھوڑ دی تھی
 اُس جگہ پر رکھ کر چھت بنا دیں * پھر اُس پر سی ڈال کے قبر
 بنا دیں اُس نامک میں اس زمانے میں بھی اخیر قسم قبر مروج
 تھی * اور پکا کر ناقبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی
 * اگر قدرے زیادہ ہو جائے تو مبالغہ نہیں ہیں * قبر کو مریخ
 چوکور نہ بنائیں بلکہ اوپر سے ڈھانچاں اس میں کو بان شر کے ہوئے *
 مردے کو جس قدر لوگ بخوبی قبر میں اتار سکیں اُتار دیں * سہیں
 کچھ عہد و معین شرط نہیں ہی * لیکن یہاں ہے کہ اُنہوں نے واسلے فرمایا
 ہوں کہ اُسکو آرام اور آہستگی سے لاکر قبر میں رکھیں * عورت
 کو قبر میں اُسکے محارم اُنہوں جیسے کہ بیٹا بیٹا پاپ یا بھائی اگر بہ

میرے اُسکے دفن کرنے میں اجابات تھی * بعضوں نے کہا ہے
 کہ مسلمانوں کے گورستان میں گارتی جائے بعضوں نے کہا ہے
 کافر دیکھ * بعضوں نے کہا ہے کہ ایک مسجد چکھڑ قبرستان گارتی
 جائے اس بات میں احتیاط بہت ہے * اور بعضوں نے کہا ہے
 کہ ایک مسجد چکھڑ قبرستان گارتی جائے مگر قبلے کی طرف اُسکی
 پستھ کر بننا کہ اُسکے پیٹ سے بچنے کا بہتر قبلے کی طرف ہے *
 جنازے کی نماز پڑھنا مسجد میں مکروہ ہے ہوا فن بھیج
 روایت کے * صحیحی افضل جنازہ کی امامت میں * جنازے کی نماز کا
 امام چاہیے کہ ہاڈ شاہ ہونے اگر وہ حاضر ہو تو جاکر شہزاد کا
 * اگر وہ بھی حاضر ہو تو قاضی * پھر نقد قاضی کے امام جمع کا *
 پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا * بعد اُسکے ولی میت
 کا یعنی وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے پاتا
 پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھینجا باقی تفصیل
 بری کتابوں میں ہے * بعد ولی کے خاؤ پر عورت کا * بعد خاؤ
 کے بیٹا * لیکن بہت کے ماپ کے ہوتے چاہیے کہ پیتا
 بہت کا امامت کرے * مگر جو باپ جاہل ہو اور پیتا عالم ہو

کہ جنازے کو حرکت اڈرافٹراپ پہنچے * جمہور آہنجو نکا جازہ
 ایک شخص اپنے ہاتھوں پر لیٹا ہے * سمجھے چانا جنازے کے ستر
 ہی * اڈر آگے چلنا بھی جائز ہی مگر بہت آگے نہ سمجھے چلنا مگر وہ
 ہی * دہلی بائیں طرف جنازے کے چلیں * بلکہ آگے چلیں بائیں
 قریب قریب * سوار چانا جنازے آگے آگے دور دورا سندھ
 کہ اُسکے گرد و غبار کسی پر نہ پڑے جائز ہی * سوار ہو کر جنازے کے
 ساتھ ساتھ چلنا مگر وہ ہی * جنازے کو سونہ ہوں اڈر گے دن پر
 و آل کر لپیٹنا مگر وہ ہی جیسے کہ کسی خانہ پر و آل کر لپیٹنا مگر وہ ہی
 جنازہ دیکھ کر جنازے کے لئے کھڑا ہونا منع ہی * مگر چار اداہ کرے ایسا
 ساتھ چلنے کا نود و ست ہی * ایسے ہی جو کوئی کہ جنازہ پڑھنے کی
 جگہ میں ہوں اُسکو دیکھ کر نہ آتھے جب تک کہ اُسے زمین پر نہ رکھ
 دیں * ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ جائے تو جب تک کہ
 جنازے کو کاندھوں سے زمین پر نہ رکھ دیں اُسکے ساتھ والے
 نہ ہٹیں * بغیر پڑھتے جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چلنا منع
 ہی * جنازے کی نماز پڑھ کر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چاہا جائے
 ہی * مگر جو اُسکے جائے میں اُنکو وحشت ہو تو اُنکی رعایت کرنی

نیز اُسکے اذان کرے جس احکامات ہی * بعضوں نے کہا ہی
 کہ مسلمانوں کے گورستان میں گواہی پڑے۔ بعضوں نے کہا ہی
 کہ فردیجے * بعضوں نے کہا ہی کہ ایک مسجد چار قبر بنا کر گواہی
 پڑے اس بات میں احکامات ہی * اور بعضوں نے کہا ہی
 کہ ایک مسجد چار قبر بنا کر گواہی پڑے مگر قبیلے کی طرف اُسکی
 پہنچ کر ہی ناک اُسکے پیٹ کے سچے کا منہ قبیلے کی طرف رہے *
 جنازے کی نماز برتھنا مسجد میں مکروہ ہی نوافل صحیح
 روایت کے * حقیقی فصل جنازہ کی امامت میں * جنازے کی نماز کا
 امام چاہیے کہ بادشاہ ہوئے اگر وہ حاضر نہ ہو تو حاکم شہر کا
 * اگر وہ بھی حاضر نہ ہو تو قاضی * پھر بعد قاضی کے امام جمع کا *
 پھر بعد اُسکے امام محلے کی مسجد کا * بعد اُسکے ولی میت
 کا یعنی وہ مرد کہ سب اقربا میں اُسکا زیادہ قریب ہی جیسے پیتا
 پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر بھائی پھر بھتیجا باقی تفصیل
 بری کتابوں میں ہی * بعد ولی کے خاوند عورت کا * بعد خاوند
 کے ہمشایہ * لیکن میت کے ماب کے ہوتے چاہئے کہ پیتا
 میت کا امامت کرے * مگر جو باپ جاہل ہو اور پیتا عالم ہو

کہ جنازے کو حرکت اور افطرات پہنچے * پھوسے آجھو کا جنازہ
 ایک شخص اپنے آنکھوں پر لیٹ جائے * دیکھئے چٹا جنازے کے ہر
 ہی * اور آگے چٹا بھی جائز ہی مگر بہت آگے پہنچھے چٹا مگر وہ
 رہی * وہیں بائیں طرف جنازے کے چلیں * بلکہ آگے چلیں بائیں
 قریب قریب * سوار چٹا جنازے کے آگے آگے دور دورا سندھ
 کہ اسکے گرد و غبار کسی پر نہ پڑے جائز ہی * سوار ہو کر جنازے کے
 ساتھ ساتھ چٹا مگر وہ ہی * جنازے کو ساتھ ہوں اور مگر دن پر
 وصال کر لپٹا کر وہ ہی جیسے کہ کسی خانہ پر وصال کر لپٹا کر وہ ہی
 جنازہ دیکھ کر جنازے کے لیے کھڑا ہو نا منع ہی * مگر جو ایرادہ کہے اسکے
 ساتھ چٹے کا نو دست ہی * اسی ہی جو کوئی کہ جنازہ پہنچنے کی
 جگہ میں ہوں اُس کا دیکھ کر نہ اٹھتے جب تک کہ اُسے زمین پر نہ کہہ
 سکیں * ایسے ہی جب کہ جنازہ قبر کے پاس پہنچ جائے تو جب تک کہ
 جنازے کو کاغذ ہوتی ہے زمین پر نہ کہہ دیں اسکے ساتھ وصال
 نہ ہوتا ہے * بغیر ہر چٹے جنازے کی نماز کے جنازہ چھوڑ کر چٹا جنازہ
 ہی * جنازے کی نماز پر ہر بغیر اذن مردے کے اقربا کے چٹا جنازہ
 ہی * مگر جو اسکے جائے میں آجھو و جھٹ ہو تو انکی رعایت کرنی

مناسب ہی * جنازے کے ساتھ چلنے والے اپنے دلوں میں
 خدا کا خوف لیا کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو
 یاد کرنے غمناک صورتیں بنائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرنے
 ہوئے چلیں * اور دنیا کی باتیں کرتے ہیستے ہوئے چلیں * بلکہ
 بیشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات نہ کریں * جنازے کے ساتھ
 چلتے ہوئے کلمہ یاد رو و باقرآن مجید یا کچھ اور ذکر لے لے کر ہر
 ہر تھنا کر وہ تجربہ ہی جیسے کہ عادت پر تھنے کی اس زمانے میں عوام
 الناس کی ہی * بیشتر آدمی اس مسئلے سے بے خبر اور غافل ہیں
 چلنا کو جانتے کہ عوام کو اس سے باز رکھیں * بلکہ اگر چاہیں تو دل
 میں برہیں * حور تو نکال دینا جنازے کے ساتھ درست
 نہیں ہی * اگر نکالیں تو منع کیا جائے * اس لیے کہ جب عورتیں
 ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلیں کا قہر دیکھ لیں تو صر کی اور فرشتوں کی
 لعنت میں آ جاتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے انہیں
 شیطان گھیرے ہیں جب کہ قبر دیکھیں پاس پہنچیں تو ان پر
 مرد و عورتیں لعنت کرتی ہیں جب وہاں سے پھرتی ہیں تو پھر
 لعنت میں آ جاتی ہیں یہ مسئلہ مذکور ہی مسلمانوں میں * مانع

آئی ہے اس لیے اس قدر جواری کو مردہ اُس میں بخوبی سمجھ جائے اور کہہ دے
 جائے اس کو بھی ہندوستان میں لکھتے ہیں * اور وہ جو اسے اوپر
 نہ ہی اُس کا حوضہ کہتے ہیں * بہر قبر بھی گہری ایک قد آدم زاد
 یا سب سے تک چنانچہ مٹاؤم ہو چکا ہے اور اس صورت میں بھی
 اول صورت کی سی لکھ کر ہے * بہر دو دونوں قسم صند دقتی کہلائی
 ہیں پھر اس میں مردے کو لا کر رکھیں * پھر تختے یا لکڑیاں یا پٹیل
 یا ابیس جس جگہ جو ایک ایک بالشت نہ ہیں چھوڑ دی تھی
 اُس جگہ پر رکھ کر چھت بنادیں * پھر اُس پر ہی وال کے قبر
 بنادیں اُس نامک میں اس زمانے میں یہی اخیر قسم قبر مردج
 ہی * اور پکا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہی
 * اگر قدرے زیادہ ہو جائے تو مٹا دینا نہیں ہی * قبر کو مربع
 لچکو کو نہ بنائیں بلکہ اوپر سے دھلاواں مٹاں کو اُس شر کے ہونے *
 مردے کو جس قدر لوگ بخوبی قبر میں اُتار سکیں اُتار میں اس میں
 کچھ عہد معین شرط نہیں ہی * لیکن جانتے کہ اُتار دینے والے قوی
 ہوں کہ اُس کا آدم اور آہستگی سے لا کر قبر میں رکھیں * عورت
 کو قبر میں اُس کے محارم اُتار میں جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر بہر

مناسب ہی * جنازے کے ساتھ چلے والے اپنے دلوں میں
خدا کا خوف لگایا کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں اور موت کو
باد کرنے غمناک عورتیں بنائے دلوں میں گناہوں سے توبہ کرتے
ہوئے چلیں * اور دنیا کی باتیں کرتے سنتے ہوئے چلیں * بلکہ
بیشتر خاموش رہیں بے ضرورت بات نہ کریں * جنازے کے ساتھ
چلتے ہوئے کلمہ باورد و باقرآن مجید یا کچھ اور ذکر لہی بکار کر
ہر تھنا کر وہ خرابی ہی جیسے کہ حادثہ برہمنہ کی اس زمانے میں عوام
المناس کی ہی * بیشتر آدمی اس مسئلے سے بیخبر اور غافل ہیں
علماء کو چاہیے کہ عوام کو اس سے باز رکھیں * لیکن اگر چاہیں تو دل
میں برہمن * عورتوں کا نکالنا جنازے کے ساتھ درست
نہیں ہی * اگر نکلیں تو منع کیجائیں * اس لیے کہ جب عورتیں
ارادہ کرتی ہیں گھر سے نکلنے کا قبر و یکے لیے تو خدا کی اور فرشتوں کی
لعنت میں ہوتی ہیں اور جب کہ نکلیں تو ہر طرف سے انہیں
شیطان گھیرتے ہیں جب کہ قبر و یکے پاس پہنچیں تو ان پر
مردوں کی روحیں لعنت کرتی ہیں جب وہ ان سے بھرتی ہیں تو پھر
لعنت میں خدا کی ہوتی ہیں یہ مسئلہ مذکور ہی مستملی میں * ماتم

آئی ہی نہیں اسٹھہر جو رسی کہ مروڑہ آس میں بلوئی حجابے اڈر کہہ دینی
 جانے اسکو بھی ہندوستان میں لکھتے ہیں * اڈر وہ جو اسے اڈر
 کہہ ہی اسکو خوشہ کہتے ہیں * یہ قبر بھی گہری ایک قد آدم ہو
 یا سینے تک چنانچہ مٹاؤں آؤں چکا ہی اڈر اس صورت میں بھی
 اڈر صورت کی کسی لکھتے ہیں * یہ دو دوں قسم ہندوؤں کی کہلاتی
 ہیں پھر اس میں مروڑے کو لاکر رکھیں * پھر تختے یا لکریاں یا نل
 یا انیل جس لکھتے جو ایک ایک بالشت زمین چھوڑ دی نہیں
 اس جگہ پر لکھتے چھت بنادیں * پھر اسپر مٹی دان کے قبر
 بنا دیں اس نامک میں اس نامک میں ہی اخیر قسم قبر مروج
 ہے * اڈر کھانا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہے
 * اگر قدرے زیادہ ہو جائے تو مضائقہ نہیں ہے * قبر کو مربع
 چوکورہ پائیں بلکہ اڈر ہے چوکورہ اس کو بان شر کے ہونے *
 مروڑے کو جلتہ لوگ لکھتے ہیں قبر میں آثار سکین آثار میں
 کچھ عہد معین شرطیں ہیں * لیکن بچا ہونے کہ آثار اسنے والے قوی
 ہوں کہ اسکو آرام اڈر آہستگی سے لاکر قریں رکھیں * صورت
 کو قبر میں اس کے محارم آثار میں جیسے کہ بیٹا یا باپ یا بھائی اگر یہ

یہاں تک کہ قریب کے ہوتے، بعید نہ آتا دے مگر جو فرد بیت ہو تو
 بعید کے اُتارنے میں بھی مضامین نہیں ہنی علیٰ ہذا الباقی اس جب
 تک کہ افریما ہوں اجنبی نہ اُتاریں * اگر اُسکے انہوں میں کوئی
 ہو تو ہمسایوں میں سے دیندار لوگ مرقی بدھے اُتاریں * اگر یہ بھی
 نہوں تو جوان صلحا و بندہ الہی پر ایز گار اُتاریں * میت کے اُتار
 نے کے واسطے عود تو نکو قبر میں نہ آنے دیں * اسیاتہ کہ نبی علیہ
 الصلوٰۃ والسلام نے عودوں اور کافروں کا قبر میں داخل ہونا منع فرمایا
 ہی * جب میت کو قبر میں رکھیں تو ہر پر تھیں بسم اللہ و علی سلمۃ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم جب میت
 کو قبر میں رکھہ چکیں تو گرہیں کفن کی کھول دیں * منہ دکھانا
 میت کا قبر میں جائز ہی * جب میت کو قبر میں رکھہ چکیں تو
 محسوس پر تھیں لب بھر بھڑکے مرانے سے متی و الہا مستحب ہی
 * اول بار کے متی دال نے میں یہہ پڑھا جائے منہا خلقنا کم و ویری
 بار کے دال نے میں یہہ پڑھا جائے و فیہا نعید کم ایسے بری بار کے
 دال نے میں یہہ پڑھا جائے و منہا نخرجکم تارۃ اخری * قبیلے کی
 طہریت سے قبر میں داخل کرنا مردے کا مستحب ہی * مردے کے

خیمے جادو یا کھجکے کبریاں چھانا قبر میں مکر و دہی * اگر کسی زمین
 پر مٹ نرم ہو یا دوسری قبر میں خیمے تو میت کو نابوت اللہ و کھکر
 بگاڑ ملد دست ہی خواہ نابوت لومے کا یا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا *
 پھنس اگر نابوت میں خمار ہیں تو حسنت ہی کہ اس میں می کا فر میں
 لکھ دیں اوڑھانہ کی طرف نہیں مٹی سے لینے ہیں * دفن کرنے کے
 چاند پانی پھر کھانا قبر پر مستحب ہیں * طور اسکا ہر ہی کو پہلے سترانے
 سے یا پتھری تک قبیلے کی ڈانٹ برائیں بار پھر تھکا دے * پھر باسط و
 سے دوسری ڈانٹ کو * حتیٰ مٹی قبر کی ہو اتنی ہی ابھر داتی ہے
 زیادہ اور کم کرنا چاہئے مگر دکانہی * مگر امام احمد و محمد رحمہ اللہ سے
 روایت ہے کہ اگر کچھ قدر دے زیادہ ہو جائے تو بھی مشایخہ نہیں
 * دفن کے وقت جودات کی قبر پر ہو کر نہ مستحب ہیں * اور
 مرد کی قبر پر نہیں چاہیے * تختے رکھنا عورت کی قبر پر مرد کی
 طرف ہے مستحب ہیں * اور مرد کی قبر پر باتو کی طرف سے
 مستحب ہیں * اگر خیمے رکھنے میں ہنوار یا باقی رہ جائیں تو پتھر کرنا
 ان کا مستحب ہے تاکہ نہ ہنوار پر سنگ دے * کبھی ایسی ہیں کہ مٹی ہو گئی
 پتھر سے لکھ کے مہر پر رکھنا مستحب ہیں اور دوسرا رکھنے میں اختلاف ہے

ہی بعضوں نے کہا ہی مگر وہ بعضوں نے کہا ہی درست *
 کی اپنی باتیں با مضبوط لکڑیاں لکڑ کے مہر میں رکھنا مکر وہ ہی بشرطیکہ
 حاصل میرت کے ہوں * جیسے کہ میرت کے اوپر اور کہ درمیان
 رکھنا انکا مکر وہ ہی * مگر جو کہیں کی زمین بہت نرم ہو باد و ندوں
 سے خوف و خطر ہو تو محافظت کے لیے میرت سے زرا فرق سے
 رکھنا درست ہی * جیسے میرت کا اوپر زرا فرق سے لٹکا رکھنا
 درست ہی * دفن کرنا میرت کا رات میں مکر وہ نہیں ہی *
 ایسا کن دن میں بہتر ہی * میرت کا گار تھنا اس کو دھنا میں بہتر ہی
 مگر بعض نہیں عام صلیحا اور بزرگ مدفون ہوں * جب میرت کو دفن کر
 چکیں تو مستحب ہی کہ نحو دسی دیر تک وہاں قرآن مجید اور دعا
 اور دینی قیام پڑھیں اور پڑھیں کا نواب اسکی روح کو بخشیں
 اور اسکی حق میں مغفرت اور مہربانی قدم رہنا جواب سوال
 میں اسے درخواست کرنے رہیں نہ مایہ شیعہ رہیں کہ جتنی دیر میں
 ایک اونٹ ذبح اور تقسیم کیا جاتا ہی بعد اس کے وہاں سے اُتے
 گائیں * یا بی طور سے ایر اور فعل نبی رحمہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
 جھٹی آلودہ کجاہ و سلم کا صبیٹ صحیح میں مضمحل ہی * اور یہ

سوال جواب کے وقت میت کے لیے موجب استنباس کا
 اور باعث دفع و احسان اور دہشت کا بھی ہونا ہی * چنانچہ
 صحیح مسلم میں بعض اصحابوں نے منقول ہی اس اس سے معاف
 اور وہ جو بیٹے و پاز کی اس زمانے میں دیکھ ہی کر میت کو دس
 کچھ کے چالیس قدم سب بٹے جاتے ہیں پھر وہاں سے لوٹ کر
 قبر پر آکر ٹاپھر تھکتے ہیں بدعت مخالف سنت کے اور محض بدخواہی
 میت کی ہی اس مسئلہ کو یاد رکھا جائیے * قمر قصبے جاتے ہو ایک
 ویرہن کرنا جائز ہی مگر وہی جیو و دینا بھر ہی کہ جس کی
 تھکی ہوئی قبر پر خدائی رحمت بہت ہوتی ہی * قبر کی گنجکاری
 کہ نا اور اتنی سے لے کر سیرا گھنا اور عمارت بنا موافق حدیث
 شریف سے اور نیز ایک محققین فقہاء کے بھی یہ سنت مکرر
 ہی لیکن بعضی معتز کنایوں میں کہا ہی کہ جو اچھا دینی کے
 پچھلی تہذیب و بائیں دوست ہیں واللہ اعلم بالصواب *
 نوں وصال شہید کے احکام میں * جو مسلمان حافل * بالغ * پاک * ناحق
 مارا جائے اسکو دس کے اُس کے مرنے میں قصاص واجب ہو اگرچہ
 کسی جہت سے پھر ساقط ہو جائے * چنانچہ بیت کو باپ نے مار دیا

تو باس پر قصاص بہ سبب حق ابوتہ کے حاقط ہو گیا یا مٹاں اس کے
 اور کوئی صورت ہو اور وہ مرثیہ بھی نہوا ہو * مرثیہ کے معنی
 انشاء اللہ تعالیٰ آگے معلوم ہو جائینگے * یا اس کو کسی طور سے
 باغیوں یا حریوں یا مرتضوں نے مار ڈالا ہو یا باگیا میت یا
 سیکے لڑائی میں اور اس میں قتل کی کوئی دشانی موجود ہی اگر ہو نکلتا
 خون کا ہو آنکھ اور کان سے یا نازے خون کا نکلتا طاق سے تو ان سب کو
 شہید کامل کہتے ہیں بر خلاف اُس کے کہ خون جما ہوا طاق سے
 آتا ہو یا خون نکلتا ہو ناک سے یا حاضر و بائیں کی جگہ سے
 حکم شہید کامل کا یہی کہ ہتھار اور سوزے اور جو چیز کہ
 قابل کفن کے ہو اُس کے بدن سے دور کریں * اور بغیر غسل
 کے دیتے ہی خون آلودہ کپڑوں سمیت نماز جنازے کی ہر حکم
 گار دیں بشرطیکہ کپڑے اُس کے موافق کفن سنت کے ہوں یعنی
 مرد کے لیے تین کپڑے عورت کے لیے پانچ کپڑے چنانچہ معلوم
 ہو چکا ہی * پس اگر کفن مسنون سے کپڑے زیادہ ہوں تو
 کم کر دیں اور جو کم ہوں تو زیادہ کر دیں تاکہ موافق کفن مسنون
 کیے ہو جائیں * حاکم بالغ یا کم عمر یا شہید کامل کے حکم میں امام

اعلم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شرط ہی * بس صبر * مجنوں *
 وائیں * نفساء * جن * اگر شہید ہو جائیں تو انکو غسل اور کفن
 دیا جائے * صاحبیں رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہمہ شرطیں نہیں
 ہیں تو ان کے نزدیک لاشہ کا بھی غسل اور کفن نہ دیا جائے بلکہ حکم
 لاشہ کا حکم شہید کا مل کا ہی * اگر باپ نے بیٹے کو مار دیا * یا کسی
 آدمی نے قتل کیا اور باپ نے قصاص اُس کا منت بخشہ دیا یا خون کا
 پھانسی لگے تو بھی حکم شہید کا مل کا جاری ہو گا اگرچہ قصاص گیا *
 جو مسلمان کہ مقتول یا یا گیا شہر میں یا دلت میں ایسی جگہ کہ وہاں کے
 مقتول یا پھانسی لگنے میں دیت واجب ہوتی ہی جیسے * جامع مسعود
 * یا شارح عام یعنی راہ سب خاص و عام کی * یا نادر اگیا حدیا
 قصاص یا نذر میں * یا کسی درندے نے بہار دالا * یا زخمی ہو کر
 مرث ہوا * یعنی لڑائی ہو گئے کے بعد اس قدر جیا کر اُسے کچھ کھا یا
 * یا پیا * یا سو یا * یا معا لجمہ کیا گیا اگرچہ تھوڑا ہو * یا کچھ دنیا کی
 بیعت * یا خرید فروخت کی یا بہت باتیں کیں * یا دانیسہ خیمہ میں
 اٹھ آ یا * یا اٹھا یا گیا لڑائی میں سے اور اُس کو عونس و جو اس تھا پھر
 وہاں میں مر گیا یا خیمے تک پہنچ کر * یا ایک مکان سے اٹھ کر دوسرے

بیکان کو جلا گیا اور گھسورے تھوڑے غرہ سے اُسکے دینے کا کچھ جو نہ
 و حشر بھی نہ تھا تو ان سب صورتوں میں غسل اور کنہ دیا جائے
 * ان سب حر کو نہ مرتھ ہوتا ہی بشرطیکہ قرانی ہو چکنے کے
 بعد یہ حر کہیں بانی جائیں * اگر قرانی ہو ز قایم بھی اور اس سے
 کنہ حرکت ان میں سے بانی گئی تو وہ موجب مرتھ ہونے
 کی اور محل شہادت کا مالہ کی نہیں ہی * پس غسل اور کنہ دیا
 جائے * اگر کسی مسلمان نے جہاد میں قصد کیا کافر حر کی کے مارنے کا
 کسی حر ہے سے پس انفا قاذوہ حرہ اُسکے اپنے ہی ملک گیا اور وہ
 مر گیا تو اُس کو غسل اور کنہ دیا جائے * اور وہ شہید ہی آخرت
 کے نواب مانے ہیں * جیسے کہ مخبون یا ماہاغ یا حب یا حایہ فی
 * یا نقصا * یا مرتث * یا وہ شخص کہ دوا اربے ویکے مر گیا * یا
 بانی میں دواب کے * یا آگ سے جل کر * یا سفر میں * یا علم دین کی
 طلب میں * یا جمیع کے دن یا شب میں * یا ذوات البجب کے
 مرض سے یا بدت جل کر * یا قبا سے یا عورت و لاوت سے تو
 یہ سب آخرت کے نواب مانے ہیں شہید ہیں و اگرچہ غسل کنہ
 تو چاہئے جائے * انعام بیوطی رحمہ اللہ علیہ نے یمن تک شکار کیے

اپنی * ذہن میں قدامت مسائل متفرقہ میں * کوئی مر جائے تو ایسے
 اقربا کو چاہیے کہ اگر ہو سکے تو سو آدمیوں تک جنازے کے لیے جمع
 کریں * حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر سو آدمی جنازے کی
 نماز پڑھیں اور وہ سب مردے کی شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ
 انکی شفاعت قبول کرتا ہے * ایک کافر راؤڑ اٹیکے پیسوں
 سے سو ایک مسلمان کے کوئی نہ تھا تو پھر نہ مسلمان اسکا نہ پاکی
 کبرے کی طرح دھوئے ایک کبرے میں بیٹ کر گڑھا کھود کے
 گھاڑ دے * اور کسی چیز میں اُسکے گھاڑنے داب نے سے رعایت
 سنت کی نکرے * اور اگر اُسکے ہم مذہبوں کے حوالے کر دئے تو بھی
 جائز ہے * اگر اُسکے انہوں سے کوئی اور کافر بھی زندہ تھا تو اُن
 مسلمان کو ہرگز نہ چاہیے کہ اُسکے گھاڑنے کا سر انجام کرنے بلکہ چھوڑ
 دے * کہ وہ کافر آپ ہی گھاڑ داب لیں * اور اگر وہ مردہ ہو
 معاذ اللہ اور اُسکے انہوں سے سو اُس مسلمان کے کوئی نہ ہو تو اُس
 مسلمان کو چاہیے کہ بے دھوئے بے کفن دے ایک گڑھا کھود کے
 کئے کی طرح دبا دے تاکہ اُسکی لاش کے مرنے سے کسی کو اذیت
 نہ ہو اور جن کافروں کے مذہب میں مل گیا ہو اُنکے حوالے نہ کر دئے

جو مسلمان مر جائے اور اُس کے اپنوں نے سو ابا فروغ کے کوئی نہ ہو تو مسلمانوں کو
 بچا ہے کہ اُسے کافر دیکھنے والے کر دیں بلکہ آپھی مسلمان ماکر اُسکی
 تجھیز تکفیر کریں * کوئی مر جائے اور کچھ مال اپنا سمجھو رہے تو
 کفن اُسکا اور مسلمانوں پر واجب ہے * بیت المال میں سے مل
 سکے تو بہرہی والا اور مسلمانوں سے مانگ کے تجھیز تکفیر
 کی جائے * اگر اُسکی تجھیز تکفیر کچھ چ رہے تو جس نے مانگا تھا
 اُسی کے حوالے کر دیں اور جو مالک سے معلوم ہو یا وہ لے لے تو اور
 کسی محتاج بیت کی تجھیز تکفیر میں صرف کر دیں * اگر کوئی
 محتاج بیت کے تو فقروں کو حیرات کر دیں یا اپنے ہی خرچ میں
 لائیں اگر وہ خود محتاج ہوں تو * مردے کو غسل دیکے کفن دیا
 اور اُسکا کچھ بدن دھوئے سے بھول گئے پھر باد آ یا کہ کچھ
 بدن دھونے سے مانگا گیا ہی تو مردے کو کفن سے نکال کر وہ
 جگہ اُسکی دھو کے پھر کفن دیں * اور اگر نماز اسپر اُسی حالت
 میں پر تھ لی ہی تو پھر نماز پر تھیں اور جو قبر میں رکھنے کے بعد
 باد آئیے اور مٹی ہنوز اسپر نہ آئی ہو تو باہر نکال کر وہ جگہ
 اُسکی دھوئے کے پھر نماز پر تھ کے گا دیں اور اگر مٹی داخل ہو

جگہ نہیں ہو پھر نہ اُکھیریں مگر غلط فہمی ہو جائے تو قبر پر نہیں بھینچیں
 بھیجی بھی تھی۔ اگر مردے کو اصل غسل باکیں نہیں دیا اور مٹی
 ڈالنے سے قبل بار بار اُتر اُتر کر لکائی کے غسل کی دیکر غار
 میں تھکے پھر گاردیں۔ اگر مٹی ڈالنے کے بعد باغیچہ میں اُکھیریں
 بلکہ اُسی حالت میں قبر پر غارتہیں۔ اگر بہت کے ساتھ قبر
 میں کسی کچرا بارہ یا کچرا ڈال مال بیابان ہو رہی بھی اُسے
 ڈال دی ہو تو قبر کھول کے اُسکا مال نکال دینا چاہئے۔
 مردے کو جو دفن کر کے ہو پھر اُکھیرنا اسکا درست نہیں ہے بلکہ
 راحیلے جن انسان کے یادیاں سبب کابانی ہمیشہ پھر جانا ہو یا اور بلقبر
 کو کاٹے لیے جانا ہو تو دانسے اُکھیر لینا جائز ہی۔ ہا کسی اور
 ضرورت سے جہانچہ و ذہن مضمون ہو باحق شفعہ سے کسی کے
 ہاتھ چلی جائے پھر مالک زمین کا نجات ہی چاہئے اُسکو نکال
 ڈالے چاہئے قبر کو زمین کے برابر کر دے اگر مردہ خاک ہو گیا ہو
 تو زمین کے مالک کو کہتی کرنا اور عمارت بنانا بھی وہاں درست
 ہی۔ اگر بعد دفن کر کے معلوم ہو کہ مٹی رو بہ چاہیہ
 چاہیہ وہاں نہیں مٹوں ہو یعنی معلوم ہو کہ قبیلہ کو اُسکا مٹی

چنانچہ بایا تو آریب سے درگشا گیا ہی بایا میں کروٹ پر ہی تو پھر کھڑا
 قبر کا مدح ہی دیا سہی دیکھا ہی رہے ہیں * اگر بایا میں
 والے سے پہلے معلوم ہو جائیں تو دوست کر لیں * اگر عدیت کے
 غسل کے لیے بانی میسر نہ ہو تو اسکا سہم کر کے نماز جانے کی
 برکتیں * اگر میت کا سہم دکر سے جتنا دہا پڑا لیتا پھرنا سہم دہانی
 میسر نہ ہو کہ غسل کے لیے کافی تھا تو اسکا غسل دے لیں مگر نماز
 کے بعد ادا دے ہیں ورنہ وہاں میں بہت ایک میں ہی اخلاہ کریں ایک
 میں ہی کریں * اگر میت کی چادر بانی ناپاک نہ میں ہو مگر چادر بانی
 پاک ہو تو نماز جنازہ کی ہے اور علامات دلاست ہی * اور جو
 چادر بانی ناپاک ہو تو میں اخلاہ ہی * اگر مصلی کے باوجود
 کے نیچے کی جگہ ناپاک ہو اور وہ اپنی جوتیاں نکال کر اس پر کھڑا
 ہو کر نماز پڑھے تو دوست ہی * ایسی ہی اگر جوتیاں اسکی
 فقط نیچے سے ناپاک ہوں اور وہ انکو ہاتھ سے نکال کر اس پر کھڑا
 ہو کر نماز جنازہ پڑھے تو دوست ہی * ایک کہرا ہی اور
 جو پھر نماز جنازہ ایک مرد وہ نماز جنازہ کی ملک ہی اسی کے
 نماز جنازہ ہی * اگر وہ مرد کی ملک ہی اور نماز جنازہ کا وقت

ہیں۔ بس یہ اگر جان کی بچاؤ کیلئے ہے تو مگر اس کے لئے ہیں۔
 تو یہی لے اور مردے کو متکاؤ دینا کر پے اور اگر نماز کے لئے اسے درکار
 ہی اور مذکورہ ہے میں کچھ جانکا خطرہ نہیں تو مردے ہی کے کفن میں
 لگائے اور آپ نہ گناہ برائے * یہ ہے کہ ایک میت کی ملک بانی
 بقدر غسل کے تھا اور زندہ پینے کے لئے مغطہ ہی تو اس بانی
 کو پہنے اور میت کا نیم کر کے نماز جنازے کی برتھے * اور اگر اپنی
 طہارت کے لئے اسے درکار ہی تو میت کے بغسل میں
 صرپ کر پئے اور آپ نیم سے نماز جنازے کی برتھے *
 اگر ہایا جائے مردہ دایرہ میں اور کچھ علامت کبر اسلام
 کی اُسمیں نہ ہو تو حکم کیا جائے اس کے کبر پر * اگر مٹرے کی نماز کے
 وقت جنازہ حاضر ہوا تو پہلے نماز مٹرے کی برتیں پینچھے نماز
 جنازہ کے * اگر عید کی نماز کی وقت حاضر ہو تو عید کی نماز بھی
 مقیم اگر بن * لیکن خطبہ عید کا بعد جنازے کے پر نہیں * اگر خیمہ
 تکمیل میت کی جمعہ کے روز صبح کو ہو چکی ہو تو اسے ہی وقت
 دفن کر دیں جمعہ کی نماز تک رکھا اسکا سو اسٹے کہ میت صبح آدمی
 جمع ہو کر اس وقت نماز جنازہ کی برتیں کر وہی * اگر خواب ہو کہ

میت کے دفن کرنے میں نماز جو رکعت کی فوت ہو جائے گی تو جمعہ کی
 نماز کے بعد دفن کریں * جنازے کے ساتھ صبحا نافیل پڑھئے
 ہر ہی بشر طہاکہ میت اس کے اہل عیال کو اپنے لیے یا اقربا کے ہو یا
 غریب گریہ میں مشہور بتلاح پاؤں تقویٰ ہو * اگر یہ باتیں ان سہیں
 ہوں تو نفیل پڑھنا ہر ہی بشر طہاکہ اور لوگ کافی ہوں اس کے
 دفن کرنے میں * مزدوری دیکر جنازہ اٹھو نا اور قبر کھدوانا
 و میت ہی * اور ایسے ہی غسل دونا بھی بعض کے
 نزدیک جائز ہی * لیکن اجرت لینا نہ سب اس پر ہر نہیں
 ہی * اگر میت کے سوا ایک شخص ہو تو اس کا ان مایہ و زہر
 اجرت لینا جائز نہیں ہی * مزدورے کا کار ناما سنی جگہ کے گورستان
 میں ہر ہی کہ جس جگہ برا ہو * میت کو دفن کرنے کے لیے لیجانا
 بعض علماء کے نزدیک دو کو س تک بعض کے نزدیک دو منزل
 تک بعض کے نزدیک دو ایک بین منزل تک بھی جائز ہی * اور جو
 دفن کر کے تو پھر اس کا کھر کر اور جگہ لیجانا بے ضرورت
 ہے مگر نہیں جائز ہی چنانچہ قبل اس کے بھی معلوم ہو چکا ہی *
 دفن کرنا میت کو اس گھر میں کہ جس میں مرا ہو مگر وہ ہی اس لیے

کہ ہر خاص بنیوں کے لیے ہفت ہفت ایسے جگہ ہیں جو کونسی
 کشتی میں غرق ہونے اور دفن کرانے کے لیے زمین میں دفن ہو تو
 اس کو غسان کہتی ہے کہ غنیمت یا اس کی یہ ہفت کردہ ہیں۔ وہ ان میں
 * فرات کی نیچے بہتے جہاں قبر کے رہا ہیں جگہ ہے اور وہ اس میں فائدہ
 مند بھی رہتا ہے اور * قبر پر پانی نہ آتا ہے اور نہ کھڑا ہو رہا ہے اور ان
 پستاب کرنا کہ وہ وہی * جگہ ہے جس کا تعلق قبر پر سے کھڑا
 ہے * مگر سو کھٹی کا تعلق راستہ ہے * کہ وہ سلطان کی کونیاں
 اور کھانسی کا اس کو دیا ہے * کہ وہ سلطان میں جو تینوں سمیت
 چاہتا کہ وہ وہی * کہ وہ پھر نہیں رہا ہے چاہے * کہ وہ سلطان میں
 چاہتا ہے اس کے لیے کہ وہ اس کا تعلق ہے * کہ وہ اس کے
 قبر کھود کر کھنڈن بنا کر کھنڈا اور سب سے پہلے اس کے کھنڈن
 میں مگر تینوں محققین نے خبر پیا کہ وہ کھنڈن سے کہ وہ اس کے
 معلوم نہیں کہ کون سی زمین میں وہ کھنڈن ہے پہلے مرنے کی قبر میں
 دو سو کے کو دفن کرنا منع ہے جب تک کہ انہما کھنڈن میں نہ ہو گیل
 یا پھر کہ ضرورت ہے تو اس میں پانی کی بہاؤ ایک طرف سے جمع کر کے
 وہ سو کے کو انہما کھنڈن میں کھنڈن میں کھنڈن میں کھنڈن میں کھنڈن میں

دو نوں نے اوڑا اُسکے پیٹ پر چڑھ کر دیکھ دیا وہ پہچان گیا تو اُسکا
پیٹ بائیں کو گھم گیا کہ کدے کدے چلے جائیں جب تک کہ عورت
دھڑکا رہی ہو شیارہ بانٹ لے کر دیکھ لے گا کہ وہ کدے کدے چلے گی تو پھر
مرد کا بھی مضائقہ نہیں ہے * اگر لڑکھو عورت کے پیٹ میں چڑھ
کر جائے اور خطرہ ہو عورت کے ہٹا کر دیکھ جائے گا تو کوئی عورت
ہو شیارہ دھڑکا کر اُسکے پیٹ میں چڑھ جائے گی چچے کو نہو تو
نہو تو اسکا کات کے نکال لے * کوئی عورت جا رہی ہو
دو نوں سے مرگی اوڑا اُسکے پیٹ میں چڑھ کر دیکھ لے وہ اُسی
حالت میں دفن کی گئی پھر کبھی کو خواب میں نظر آئی اوڑا کہہا کہ
میں نے قبر میں چچ جانا ہی تو اُسکی قبر کھود کر دیکھا وہ پیٹ نہیں
ہی * ایک کپڑے میں دو مردوں کو بنا کر گھسایا نہیں وہ بہت
ہی اگر ضرورہ ہو تو بھاری کر آدھے میں ایک کو لپیٹیں آدھے
میں دوسرے کو اگر جیسے بدن کسی کا چھپے * دو مردوں کو ایک
قبر میں گھسایا نہیں وہ بہت ہی * اگر ضرورت ہو تو بھاری
کر دیکھا جائے کہ سب ایک ہی جنس نہیں ہوتے فقط مرد ہیں یا فطرت
میں ملا * یا مختلف ہیں یعنی مرد عورتیں بالغ نابالغ خنثی

بقدر کل سب جمع ہائیں ہنسنا اگر ایک جسٹس ہوں تو قیلے کی د
 طرف اسکو لگا کر کہیں جو آفسٹ بین افسان ہو پھر اس کے سر
 پہ چھتے دو سرے کو اسکی قیاس سے اوڑا اگر خدات ہوں تو قیلے -
 کی طرف ہر دو بالغ کو لگا کے رکھیں * اس کے پیچھے لڑکے کو اس کے
 پیچھے دس سالہ بچے کو * اس کے پیچھے بچے کو * ان سب کو انوں
 میں ہر ایک کے دو میان میں مٹی کی مدیر بنا دیں تاکہ جسم
 سب کے اگت اگت رہیں * زیارت کرتا قبر و کی مستحب
 رہی * سب قبر دیکے ہاتھ جائے تو ہر برہنا سنت ہی * السلام
 علیکم دار قوم مومنین * اوانا انشاء اللہ بکم لا یحقون * اما ان
 اللہ لی و لکم العاقبۃ * چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ۱۰ لو اصحابہ و سلم جب جنت بقیع کو تشریف لیجائے تو
 اسکو برہتے تھے * اوڑا مستحب ہی سنو رات یا سب پر آھنا ہم
 حدیث مشہور سے ثابت ہے * حدیث شریف میں آیا کہ
 کہ جس شخص نے قبر دیکے ہاتھ سورت اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھی
 اوڑا اسکا نواب مرد تو نکو بخشا نو دیا جائیگا نواب اسکو استغفار
 کہ جسے مردے دیاں ہو گئے تھے اگر مردے دیاں ملنا سو ہو گئے تو

نہ اُسکو ایک حصے کا سوا حصے کے قدر تو آبِ یلے گا * قبر ونگے پاس
 کھرتے ہو کے قبلے کو منہ نہ کر کے دعا پڑھنا مسح ہی * بعضوں
 نے کہا ہی کہ میت کی طرف کو منہ نہ کر کے دعا پڑھئے * یہی قول
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہی * اور یہی حکم ہی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف کا
 بھی * قبر کو جو منہ اور اُسپر ہاتھ رکھنا منع ہی مگر بعضوں نے
 کہا ہی جو مزار محیط انوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میسر
 ہو تو اُسکو جو منہ اور اُسپر ہاتھ رکھنا موجب سعادت کا ہی
 * زیارت کرنا قبر ونگی جمع کے دن بعد نماز جمعے کے بہتر ہی *
 اور ہفتے کو سب میں آفتاب نکلنے تک * اور پنجشنبہ کو اون
 روز اور آخر روز میں * دفن کرنے کے بعد متقین نکریں * اور اگر
 کوئی کرے تو سب بھی نکیا جائے * اس متقین میں اسطور سے کہا ہی
 کہ اسی قلم نے پیسے قلم نے کے یاد کر اُس راہ کو جس راہ پر تھا
 تو اور کہ * رَضِيتُ يَا رَبِّا وَيَا لاسلام دينا و بحمدِ صلي الله
 عليه وسلم آله واصحابه وسلم نبيا * یعنی راضی ہوا میں اس
 سے رب ہونے میں اُسکے * اور راضی ہوا میں اسلام سے دین

ہونے میں اُسکے * اور راقی ہو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم آلہ
 و اصحابہ و سلم سے پہنچے ہونے میں اُسکے * اگر میت کا نام معلوم
 نہ ہو تو کہا جائے اسی بیتہ حوا کے * اور باقی ملتیں ذکر کی جائے *
 جس کیسی سے سوال قبر میں نہیں ہونا ہی اُسکا و ملتیں نکریں
 * موافق اصح روایت کے مٹیوں سے سوال نہیں ہونا ہی
 * اور نہ مسلمانوں کے معصوم بچوں سے * آگیا یا قبر پر منع ہی
 * پھولوں کے درخت یا سرگھانہس اما کچھ اور سبزی کی
 قسم سے قبر پر جانا بہتر ہی کہ جب تک وہ زندہ نہ ہو یا ہی
 حد کی شاگرد نہ ہی اور میت کو اُسکی نسب سے نسبت
 ہوتی ہی * بیعت نے اگر وصیت کی ہو کچھ فلا نام شخص عسلان
 دے یا قبر میں آنا دے یا نماز جنازہ کی برکت تو یہ وصیت اُسکی
 باطن ہی اور یہ حق اُسکے اور لیا کا ہی جسکو چاہیں مکہ دین
 یا خود آپ گریں * مسافر استقامت کا * ایک شخص ہر افریقہ
 نماز میں اور واجب اور ذریعہ ہر مسافر نماز کے اور کفار پر
 پیسوں کے اور محمد سے پہلے یا اور کوئی واجب * سبب یا بعض
 انکے اُسکے ذمے پر تھے کہ اُسے ادا نہیں کیے تھے یا ادا تو کیے تھے

لیکن نقصان کے ساتھ جس اگر اُسے وصیت کی تھی کہ چھبھر
 بہ حقوق باقی ہیں میرے مال سے ان حقوق کا فدیہ دیجیو *
 بس اگر ٹاسٹ مال کا اُس فدیے کے لیے کافی ہو تو دیا جائے *
 اسطوریہ کہ چھبھی اُس پر فرض نمازیں ہیں و نروں سمیت
 فوراً ماہ رمضان کے روزے شمار کر کے ہر ایک کے
 عوض میں دو دوسیر گیسوں یا قیست انکی محتاج ہو دہیں
 اور باقی حقوق کا حال جیلے کے بیان میں جو آگے آتا ہی
 انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو گا * اور اگر ٹاسٹ مال
 اس میں کفایت نہ کرے تو پتا ہے کہ فدیہ پورا کرنے میں جیلے کیا جائے
 * اور اگر ورثہ اپنی طرف سے پورا کر کے ادا کر دیں تو بھی جائز
 ہی * چھبھ اس صورت میں جیلہ کرنا مناسب نہیں ہی * جیسے
 کہ اگر میت نے وصیت کی ہو اور ورثہ اپنی طرف سے فدیہ
 دیدیں تو درست ہی * جیلہ یہ ہی کہ عمر اُسکی منب حساب
 کی جائے پھر اُس میں سے ابتداً تولد سے بلوغ تک کے ایام
 نکال دالیں مثلاً بارہ برس * اور جو عورت ہو تو نو برس * پھر
 ہر روز کی پانچ فرض نمازوں اور ایک نماز وتر کی بدلے دو دوسیر

گہوں مقرر کریں *۔ بس ایک روز کے بارہ سیر ہوئے اور
 ایک مہینے کے چالیس سیر کے من سے نو من اور ایک تہ من
 کے ایک سی آٹھ من اور ایک ماہ رمضان کے روز دیکھ بدلے
 دیرہ من بس یہ مجموعہ ایک سی ساڑھ نو من ہوئے اور
 چاہے کہ بدلے سجدہ سہوہ اور کمارے میں کے بامثل لکھے اور
 واجبات کو واجب الادا ہیں اور سدہ بسبب بشریت کے
 قدر ہمایہ فکر کر کے کہ مثلاً سجدہ ریز امور اُسکے ذمے پر ہونگے
 ہر ایک کے بدلے دو دو سیر گہوں مگر کمارے میں کے بدلے
 بیس سیر حساب کر کے اندازے سے اپنر زبادہ کر لیں پھر جتنی
 کہ اُسکی عز مقرر کی جائے اُنہی ہی گہوں اُسی حساب سے مقرر
 کر کے قرآن مجید یا کوئی اور شی ذی قیمت اُنہی گہوں پر
 ایک مسکین کے ہاتھ بیچ دیں * اگر قرآن دینا منظور نہ تو
 اُسے لیکے بخشائیں والا اُسہی کو چھوڑ دیں بس قرآن بیچنے
 والے کے اُس مسکین پر کہنوں ثابت ہو جائیے پھر قرآن
 بیچنے والا اس مسکین کو کہے کہ اس بیت کے ذمے پر جو یا تی
 عدت کی فرض نمازیں اور واجب اور سجدہ سہوہ اور بارہ

رمضان کے روزے اور کفازے یسوں کے اوڑھو آگے بعضے
 جقوق اللہ تعالیٰ کے کہ واجب الادائیں اور اسنے انسب
 میں سے بعضے ادا کیے ہیں اور بعضے باقی ہیں یا سب ہی باقی
 نہیں تو یہ سبے نبھاکو وہ گہووں کہ میرے تجھ پر ہیں اس میت کے
 کہ حق کے فدیہ میں دے پھر وہ مسکین کے سبے قبول کیجے
 * پس اُمید قوی ہی خدا کی جناب مغفرت ماب سے کہ اپنے
 فضل اور کرم سے اس میت کو مخلصی بخشے * اچھا ہے کہ
 جو مسلمان وفات ہو تو اسقاط اُسکی اسپٹور سے کی جائے * پس
 اگر وہ صاحب مال ہو تو اسکی مال میں سے دیں یا اگر وہ اپنی
 طرف سے ادا کر دیں تو بھی بہتر ہی والا بہر حالہ کر لیں اور اس
 امر سے غافل نہ رہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع
 والہا * گیارہویں فصل تعزیت میں *

تعزیت کرنا مصیبت والو کی سنت ہی * تعزیت کے
 واسطے مصیبت والو کو تین روز تک یا تین جاہز ہی * مگر ایک
 روز یا تین ادا لی ہی * تعزیت کے لیے یا تین سادہ روزے کے
 آگے مکر وہی * دو مرتبہ تعزیت کرنی مکر وہی * موت کے

دلت سے نہیں اور ذمہ نکریت درست ہے * قتل و قتل کرنے
 کے نکریت نہیں ہے * مگر جو اہل مہبت پر بہت رحم
 والہ ہو تو قتل بھی معاف نہیں ہے * نکریت کرنی مہبت
 کے سبب اگر ماسکے پاس کا کر مستحب ہے * لیکن جو ان
 ہوا و فتنے کے پاس کا مانع ہے * مگر جسے کہ اسکا اذرونی شرع پر ہے
 صحابہ ہو تو اُن کا دوریت ہے * نکریت کرنے والا اہل
 تہذیب کو یوں کہے * اَعْلَمُ اللّٰہُ اَحْرَکَ وَاَحْسَنُ وَاَکْثَرَ
 لَوَیْتُکَ اِگُو مہبت غیر مکلف ہو۔ یعنی منجیر یا مجبور اصل تو
 ذوق و لہو یتک کہے * معنی اُس کے بہرہ ہاں اہل عظیم دے اللہ تعالیٰ
 سمجھ کر اذریک کرنے طرہ میرا اور بچنے مردے یا بیکو * مستحب
 انہی کو ایسے کلمات نکریت میں کہے کہ اہل مہبت کے دل پر
 صرا اور نگہیں جسے حاصل ہو * اور منافق بھی کرے اہل
 تہذیب سے کہ بہر اُس کے دل کو تمہیں انخشا ہے اور سبب ہے
 کہ اہل مہبت اگر اوقات پر تھیا رہے * لَا اَھُولَ وَلَا مَوْتَ إِلَّا
 بِاَیِّ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مستحب ہے کہ نکریت میں دہشتہ کہے کہ
 جیسے حضرت علیؑ علیہ وآلہ واصحابہ واصلہ نے معادنِ جلیل

کہ وہ فی اللہ دعا کی اور اس کے لیے اُنکے ہاتھ کے مرنے کی مصیبت میں
 فرمایا تھا اُسکا حاصل یہ ہی * مال ہمارے اولاد ہمارے قبا ئل
 ہمارے خد اکی اور بخششیں میں اور اُسکی عاریتیں ہیں ہمارے
 ہا میں رکھیں ہا میں ملکہ لیتے ہیں ہم اُنسے چند روز بھر لے لیں
 کو اور لے لیا گیا ہے ہمیں جس وقت کہ دیں اُنے یہ سب نعمتیں
 ہمکو و حق اُسکا شکر ہی اور سب کہ لیا ہے جو حق اُسکا صبر ہی اور
 تھکانا تیرا خدا کی ہر بخششوں سے اور اُسکی عاریتوں سے فائدہ
 لیا تو نے اُس سے خوشی اور بیک حال میں بھر لے لیا خدا اپنے
 اُسے تاکہ اور دے تجھکو جو فرع مہر کہ پھر ضائع کر دے گا اور
 ہرے کو اگر ظاہر کیا جائے کچھ ثواب مصیبت میری کا تو خواہ
 تجواہ نہ ہو اور آجائے تو اُسکے مقابلے میں مصیبت اپنی کو پس اس
 وار ہو تو اللہ تعالیٰ سے وعدے کا * ہر ایک تمام ہو چکی ہے ہا میں
 جا میں مہلکوں کو کہنا ابھی کلماتِ تعزیت میں کہیں ہر دے کی
 برائیوں سے ذکر کرنا منع ہی ہے پہلے کہ جب اُسکی برائی کوئی
 ذکر کرتا ہی ہو فرشتہ قبر میں اُسے جھڑکی سے کہتا ہی کہ تو فرشتہ
 آج چاہتا ہے کہ میں * کافر کے واسطے بھی تعزیت کرنا میری

ہی مکر اُسے یوں کہئے کہ بخشے اللہ تعالیٰ میرے مردیکو ہانگہ یوں کہئے کہ
 کہ اللہ تعالیٰ اسکا عوض دے۔ تھمکو اوڑنگو شمار میں کم بکرے *
بارہویں فصل اہل مصیبت کے لیے طعام بھیجنے اور مہبت کے
ویسے صدقہ دینے میں * مستحب ہی محامہ دار و نگو اوڑاں اپنو نگو
 چو فراہت بعید رکھنے ہوں کہ طعام ہکا کر مصیبت والو نگو
 بھیجیں * اگر اہل مصیبت طعام نکھائیں تو اوڑ مسلمانوں کے نہیں
 مستحب ہی کہ مہبت کر کے اُنکو طعام کھلائیں * خیافت
 لینا اہل مصیبت سے مکر وہ اوڑ بدعت شیعہ ہی جیسے عوام
 الناس اس زمانے میں ایسے ہیں خصوصاً عادات میں کہ اگر اہل
 مصیبت خیافت نہ دے تو نہایت مطعون اوڑ بدنام کرنے میں
 * اگر اہل مصیبت صاحب مقہور ہو اوڑ اپنی اسیا سے کچھ
 خیرات کرے تاکہ مہبت کو ثواب پہنچے تو ہر ہی * مستحب ہی
 کہ ولی مہبت کا اہل شب کچھ تصدق موافق اپنے مقہور کے
 کرے * اوڑ اگر محتاج تنگ دست ہو تو چاہیے کہ ددر کدت
 نفل برہہ کے ثواب اُسکا مردے کی روح کو بخشے امید ہی کہ
 اللہ تعالیٰ مہبت کو بخش دے گا * اس نمار کی ہر رکعت میں پندرہ

الحمد کے دس دس بار آیت اگر بھی اور سو دت الہا کہم
 اللہ کا تر پڑھنا ہی * حدیث شریف میں آیا ہی کہ اول
 شب میت پر بہت سخت ہوتی ہی بسن رحم کر دینا پاتے
 مردوں پر خیرات کرنے ہیں * بخیر طعام یا کجا یا شیرینی میت
 کے پیچھے قبر کو بھیجا مکروہ ہی * شیعہ عبد الحق دہلوی
 رحمہ اللہ علیہ نے جامع البرکات میں لکھا ہی کہ کتاب طالب
 المؤمنین میں مذکور ہی کہ وہ جو اس زمانے کے آدمی
 تکلفات کرنے میں مشغول ہوں کہ فرس، چھانا، خیر کھڑا کرنا جو مشہور
 تقسیم کرنا اور ماتہ اسکے سب بدعت شیعہ اور غیر فائز
 ہی تو بہ بخیر اللہ تعالیٰ انکو انکار مونے اور عفو کرے * اگر
 تعزیت کرنے والا اہل مصیبت کو کہے کہ بری مصیبت پہنچی
 سمجھے بعضوں نے کہا ہی کہ یہ کفر ہی * بعضوں نے کہا ہی
 کفر تو نہیں ہی لیکن خطا بری ہی * بعضوں نے فتویٰ اسکے
 جواز پر دیا ہی * اور اگر کہے جو کچھ کہ اسکی عمر سے کم
 ہوئی ہی تیری عمر میں زیادہ ہو جو تو حوت کفر کا ہی * اگر کہے
 عمر تیری زیادہ ہو جو یہ بھی خطا اور جہاں ہی بہاں مک

کلام: سنا شیخ عبدالحق: ہاؤسی درجہ اندازہ ہو * اگر نبوت
رہے مانتے۔ یا وہ نہ ہو یا کہن سپر ہند نامہ اللہ میں تو امید ہی کہ اللہ
تعالیٰ اسکا محمد بنکا * محمد بن مرہم * اللہم عاجلہ البسرات
وَالْآرِزِينَ مَا لَمْ يَلْبِسْهُ وَالْمَشَاقِدَ اَتَمَّتْ اَعْدَالِيكَ بِهَذَا
الْحَيَوَةِ الدُّنْيَا بَاتِي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَنَعْدُكَ لَا
شَرِيكَ لَكَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَاَنَّكَ اَنْ تَكَلِّمَنِي اِنْ
مَقْسِي لَمْ يَرْجِعْ اِلَى الشَّرِّ وَتَبَا مَقْصِي مِنَ الْخَيْرِ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ
فَاَحْمَدُ لِي مِنْكَ مَهْدًا تَوْفِيْقِيَةً اَيُّوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْكَ لَا تُوَلِّدُكَ
اَنْ لِي عَادُ اَوْ رَجَعْتِ اِلَى بَرَكَاتِ لِي وَاَمِيْنُكَ كِي تَهِي كِي مِيرِ
مَرْتَبَةِ مَعْرِفَةِ مِيرِ اِيْتِي اَوْ لَاطِيْتِي بَرَكَاتِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
لَقَدْ نَجَّيْتُمْ اَوْ رَدَّوْا بَاتِ مَعْرِفَتِي كَالْبَاطِ اَشْفَقُ مَا لَمْ يَخْجَلْ
نَجَّيْتُمْ لِي مَرِيكَ وَفَتِ اِيْتِي اِيْتِي كَوْنِ نَجَّيْتُمْ كِي اَكْمَرِ مَرِيكَ
اَللّٰهُ طَيِّبٌ اَوْ رَدَّوْا مَعْرِفَةِ مِيرِ بِسْمِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ نَجَّيْتُمْ
رَجَّيْتُمْ اِيْتِي اِيْتِي كِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي
كِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي
اَللّٰهُ اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي
اَللّٰهُ اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي اِيْتِي

قریشی بسم الله الرحمن الرحیم گویا هوادیکه کر که ماند و هو
 نواده اب سے تمام شد محمد اسماعیل
 و نسلانی و سلم علی بن ابی طالب و آل و اصحاب و ائمه اربعین
 و ائمه و ائمه اربعین اربعین اربعین اربعین اربعین اربعین
 الله تعالی لباده النساء الحنین میگوید که این رساله تحفه و تکفین
 مسلمانان در زبان آورد و تالیف فاضل اجل و عالم اکمل
 مولوی محمد عمران صاحب خان الصدق مولوی محمد غفران صاحب
 و مولوی بادی صاحبها الله تعالی و ابقاها در بیان مسائل ضروری
 که تعلق بحالت موات دارد رساله است عهد و نسخ
 است اصحوبه که هم طالبان ابدار آید و هم غلام را که با وجود آن
 طالبان احتیاج از کتب مطبوعه و عوام را از زبان عربی
 و فارسی بهره دارند فهم مسائل نبوی و احسن چهره را گردید لهذا
 تدریس این چند سطر و اتفاق افتاد و السلام علی من اتبع الهدی *
 پوشیده عامه قبل از این نسخه مطبع شده بود و با انفعالی
 از آنکه نایاب است لهذا محمد فیض الله در به ۱۲۲۲
 بمطبع محمدی بمکه بمطبعه او با از ابقا لب طبع در آورد ***